

زمانہ رجعت کا نقشہ اور شیعوں کی حالت

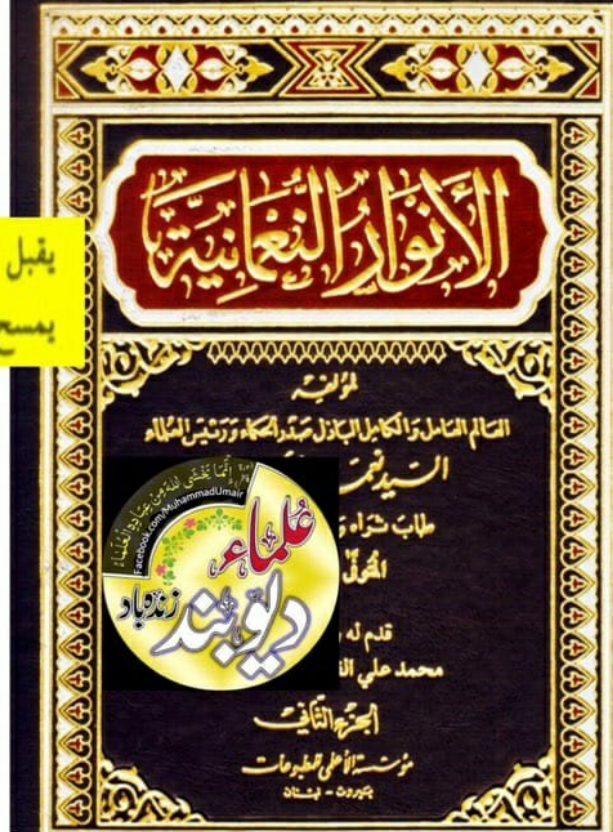
زمانہ رجعت میں اللہ تعالیٰ ہر شیعہ کی خدمت کے لیے ایک فرشتہ مقرر کرے گا جو اس کے چہرے پر سے گرد و غبار کو صاف کرے گا اور جنت میں اس کے ٹھکانے کی سیر کرائے گا

کھانا پینا تو جنت سے آئے گا دودھ گھی اور پانی کے چشمے موجود ہوں گئے پھر نہ جانے ان کے چہروں پر گرد و غبار کہاں سے آئے گا چہرہ پر مٹی کا سوال اب کوئی شیعہ ہی سمجھا سکتا ہے

انوار نعمانیہ جلد دوم ص ۸۷

كثيرة على خيول بلق من نور لم يركبها أحد قبلنا، فيدفع النبي ﷺ علمه وسيفه إلى القائم ﷺ فنمكت ما شاء الله؛ ويظهر الله تعالى من مسجد الكوفة عيناً من دهن وعنقاً من ماء وعنقاً من لبن؛ فيدفع الرأفة المؤمنة ﷺ سيف رسول الله ﷺ يقبل قتلته بإذن الله تعالى؛ ولم يبق أحد من الشيعة إلا أنزل الله سبحانه عليه ملكاً يمسح الغبار عن وجهه ويطلعه على مكانه من الجنة؛ ولا يبقى ذو آفة وبلاء إلا عافاه

ورسوله فيما وعدكم فيبعث أمير المؤمنين ﷺ معهم سبعين رجلاً ليقتلوا عساكر البصرة، ويؤسروا عسكرهم إلى بلاد الأناضول فيخرج بلدانها، وأقتل أنا كل حيوان حرام اللحم ولم يبق على وجه الأرض إلا أكل اللحم وأعطى علي الصلوة والنصاري وسائر أهل الأديان الإسلام أو القتل فمن أسلم قبلت الصلاة ومن لم يقبل قتلته بإذن الله تعالى؛ ولم يبق أحد من الشيعة إلا أنزل الله سبحانه عليه ملكاً يمسح الغبار عن وجهه ويطلعه على مكانه من الجنة؛ ولا يبقى ذو آفة وبلاء إلا عافاه الله تعالى ببركة الأئمة ﷺ، وينزل الله بركات السماء إلى الأرض حتى أن الشجر ليحمل من الثمار حتى تنكسر أغصانه، ويأكل الشيعة ثمار الشتاء في الصيف وثمر الصيف في الشتاء كما قال سبحانه: ﴿وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ مَأْسُوًّا وَانْقَرَوْا لَفَنَحْنَا عَلَيْهِم

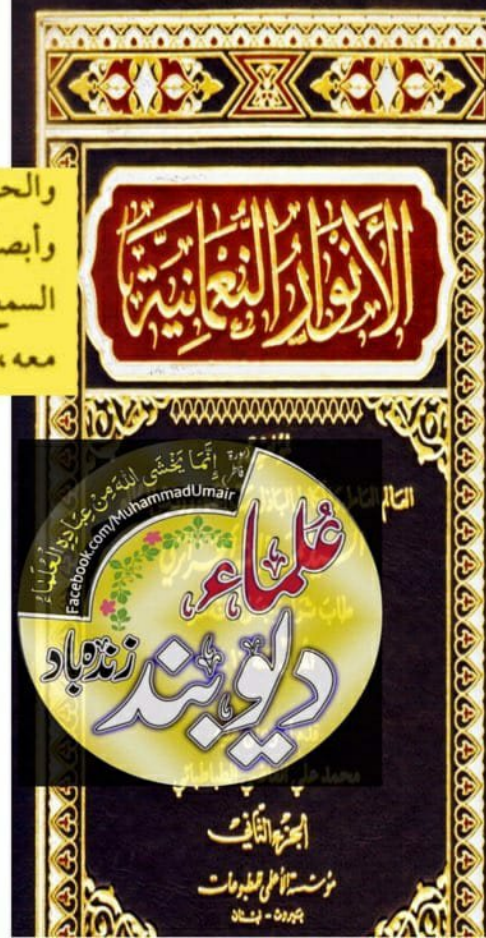


زمانہ رجعت کا نقشہ اور شیعوں کی حالت

زمانہ رجعت میں شیعوں کی قوت سامعہ اور باصرہ اتنی تیز کر دی جائے گی کہ اگر شیعہ ایک شہر میں ہو گا اور امام دوسرے ملک میں تو شیعہ امام کو دیکھ لیں گئے اور اس کی کلام سن لیں گئے اور اس سے آزادی سے بات چیت بھی کر سکیں گئے اور شیعہ پر نہ بڑھاپا آئے گا نہ کمزوری نہ کوئی مصیبت اور نہ کوئی بیماری آئے گی یعنی زمانہ رجعت میں شیعہ کو ٹیلیفون، ٹیلیگراف، ٹیلیویژن اور وائر لیس کی کوئی محتاجی نہ ہوگی

انوار نعمانیہ جلد دوم ص ۸۴

ويخرج ﴿١٢٤﴾ ومعه عصا موسى ﴿١٢٥﴾ إذا القاها من يده صارت ثعبانا ويكون ما بين فكّيه مقدار أربعين ذراعاً وتلقف في حلقها كلّ ما يأمرها بابتلاعه، ويلبس ثوب إبراهيم الذي أتى به جبرائيل ﴿١٢٦﴾ لما رماه نمرود في النار فصارت عليه برداً والحزن من قلوب المؤمنين ويلبسها قلوب أعدائهم وينور الله سبحانه أسماعهم وأبصارهم حتى أنهم إذا كانوا في بلاد والمهدي ﴿١٢٧﴾ في بلاد أخرى يكون لهم من السمع والبصر ما يرونه ويشاهدون أنواره ويسمعون كلامه ومخاطباته معهم ويتكلمون معه، ويدفع الله عنهم الضعف والكسل والبلاء والأمراض وتنزل أمطار السماء فتتضاعف عقولهم وأعلامهم وتصير كاملة ويكون للمؤمن من القوة ما لو أراد قلع جبل الحرا لقلعه ويصعدون على السحاب ويترعدون من خوف الله على بعض بأن واحداً من أصحاب القائم ﴿١٢٨﴾ مسمي عليها السمع والخوف والحزن من قلوب المؤمنين ويلبسها قلوب أعدائهم وينور الله سبحانه أسماعهم وأبصارهم حتى أنهم إذا كانوا في بلاد والمهدي ﴿١٢٩﴾ في بلاد أخرى يكون لهم من السمع والبصر ما يرونه ويشاهدون أنواره ويسمعون كلامه ومخاطباته معهم ويتكلمون معه، ويدفع الله عنهم الضعف والكسل والبلاء والأمراض وتنزل أمطار السماء بالبركات التي منعت منذ غضبوا خلافة أمير المؤمنين ﴿١٣٠﴾ ويرتفع الحقد والبغضاء من بين المخلوقات حتى يرعى الذئب والشاة والسبع والبقر، وحتى أن المرأة تخرج



جن جسموں کو ہزاروں برس تک مٹی میں پڑے رہنے کے باوجود محفوظ رکھا گیا کیونکہ اہل اللہ کے جسم کو مٹی خراب نہیں کر سکتی ان کے ساتھ وہ سلوک کیا جائے کہ انسانیت اور شرافت کھڑی ماتم کر رہی ہو گئی

انوار نعمانیہ جلد دوم ص ۷۸، ۷۷

اسألوا عن هذا الرجل من هو وماذا يريد؟ فيخرج بعض أصحاب الحسني إلى عسكر المهدي فيقول أنها عسكر الجائرا من أنتم حياكم الله ومن صاحبكم وماذا يريد؟

یحییٰ وصلب عیسیٰ وعذاب جرجیس ودانیال، وضرب سلمان الفارسی وإشعال

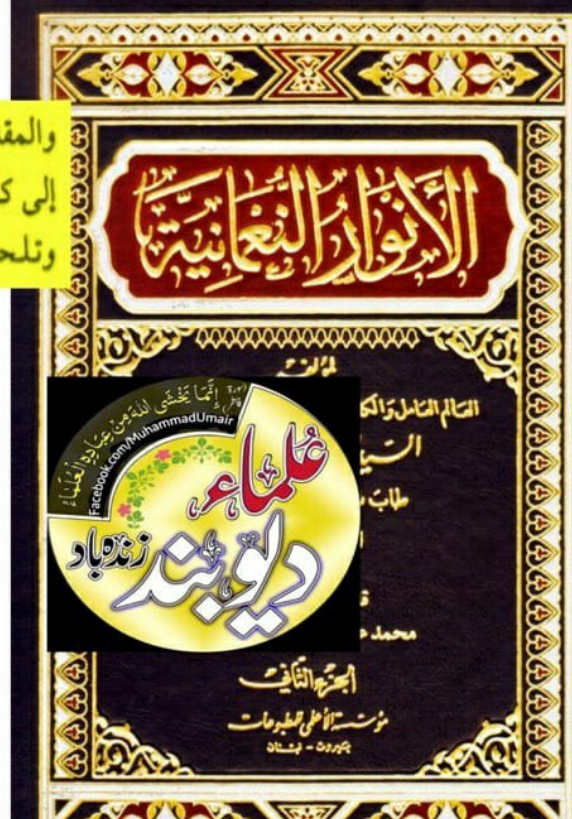
زمانہ رجعت کا نقشہ اور شیعوں کی حالت

جب امام مہدی (یعنی شیعوں کا بارہ امام جس کی ماں نرگس ہے) ظاہر ہو گا تو اللہ تعالیٰ ہر شیعہ کی قبر پر ایک فرشتہ بھیجے گا وہ کہے گا کہ امام ظاہر ہو گیا ہے اے شیعہ! اگر تو زندہ ہونا چاہتا ہے تو زندہ ہو کر امام کے پاس آ جا اور اگر چاہتا ہے تو قیامت تک جنت میں عیش کر اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ زمانہ رجعت میں مردہ شیعوں کا زندہ ہونا ان کی مرضی پر موقوف ہو گا البتہ فرشتہ بھیج کر اتمام حجت کر دیا جائے گا کہ کسی کو گلہ نہ رہے

انوار نعمانیہ جلد دوم ص ۹۲

ویكون كل الانبياء تحت ذلك العلم، ويكون الأئمة عموماً له في البلدان وحكاماً من تحت يده فبعد الله علانية بدون تقية، ويعطى الله نسه من الملك ما والمقداد ومالك الأشتر فيكونون حكاماً من جانبه. وروي أنه إذا قام القائم بعث الله إلى كل قبر من قبور المؤمنين ملكاً يناديه هذا إمامك قد ظهر فإن أردت أن تحيي وتلحق به، وإن أردت أن تبقى في النعيم إلى يوم القيامة في مكانك. وعن أنظر إليهم قد قبلوا من جانب جهنم ينفضون التراب من فوق وجوههم.

وفي الرواية أنه يقوم مع القائم سبعة وعشرون رجلاً منهم خمسة عشر رجلاً من قوم موسى الذين كانوا يهدون الناس بالحق وبه يعاملون، وسبعة وهم أصحاب الكهف، ويوشع بن نون وصفي موسى، وسلمان الغارسي وأبو ذبابة الأنصاري والمقداد ومالك الأشتر فيكونون حكاماً من جانبه. وروي أنه إذا قام القائم بعث الله إلى كل قبر من قبور المؤمنين ملكاً يناديه هذا إمامك قد ظهر فإن أردت أن تحيي وتلحق به، وإن أردت أن تبقى في النعيم إلى يوم القيامة في مكانك. وعن الصادق عليه السلام أن النبي ﷺ إذا رجع ملك الدنيا خمسين ألف سنة وملكها أمير المؤمنين عليه السلام أربعة وأربعين ألف عام. وروي في تفسير قوله تعالى: ﴿إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَأْدُكَ إِلَيْنَا مَعَهُ﴾ [القصص: ۸۵]، قال والله ما تنقضي الدنيا حتى

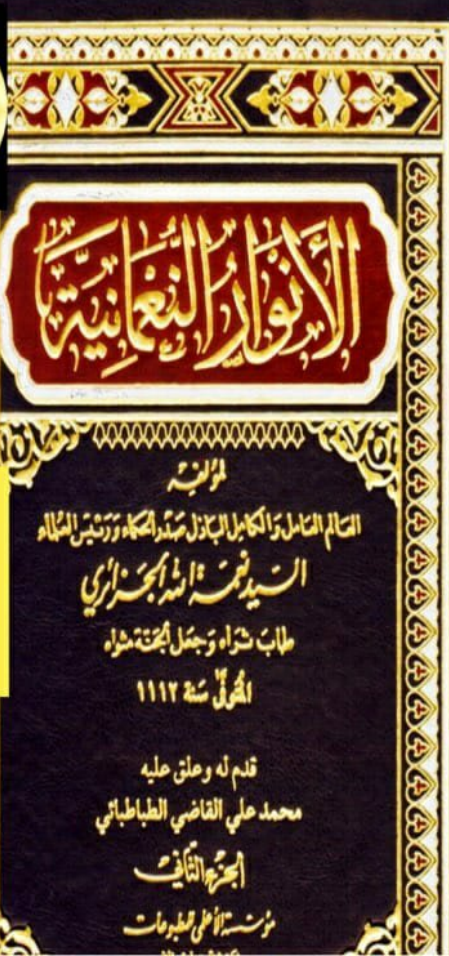


زمانہ رجعت کا نقشہ اور شیعوں کی حالت

زمین امام کے نور سے روشن ہو جائے گی سورج چاند کی محتاج نہ ہو گئی شیعہ کی عمر ہزار سال ہو گئی اور اس کے ہاں ہر سال ایک لڑکا پیدا ہو گا یعنی کثرت آبادی کوئی پریشان کن مسئلہ نہ ہو گا خاندانی منصوبہ بندی کی ضرورت نہ ہو گئی البتہ مردوں کی کثرت ہو جائے گی اور عورت ڈھونڈنے سے نہ ملے گی خدا جانے جنسی داعیہ کی تسکین کی صورت کیا ہو گئی

انوار نعمانیہ جلد دوم ص ۸۵

صنع آباءهم ومن رضي بفعل قبيح كان كمن آتاه، ويحيي عائشة ويعذبها على لفاطمة ومارية، ويقتل مانع الزكاة وتنور الأرض بنوره، وترفع الظلمة ولا يحتاج الناس إلى الشمس والقمر، ويعمر كل واحد من المؤمنين ألف سنة يولد له في كل سنة ذكر، ويبني في ظهر الكوفة مسجداً ويعلق عليه ألف باب، ويجري من عند قبر الحسين عليه السلام نهراً إلى النجف يصب ماؤه في بحر النجف؛ وتبنى على ذلك النهر حوضاً يقال له الحوض، وتبنى على رأسه منبراً يسمونه منبراً، وتبنى حنطة تمضي لتطحنه من غير كراء.



إذائها لفاطمة ومارية، ويقتل مانع الزكاة وتنور الأرض بنوره، وترفع الظلمة ولا يحتاج الناس إلى الشمس والقمر، ويعمر كل واحد من المؤمنين ألف سنة يولد له في كل سنة ذكر، ويبني في ظهر الكوفة مسجداً ويعلق عليه ألف باب، ويجري من عند الحرة حتى يكون كل يوم من أيامه مقابل عشره من هذه الأيام ويهدم الحجة ويبنيها على أساس إبراهيم وإسماعيل عليه السلام ويهدم المسجد الحرام ومسجد رسول الله ﷺ ويصنعها على ما كانت عليه في زمن النبي ﷺ، ويرد مقام إبراهيم عليه السلام إلى موضعه الأول من موضعه الآن الذي وضعه فيه عمر، ويرفع البدع ويقيم السنن ويستغني الشيعة حتى لو أن الإنسان وضع زكاة ماله على عاتقه يحملها ليطلب الفقير له بخله ولا يفلح من أهل الكتاب حنطة ولا يفلح من أهل البيت الإسلام بقلبك.

زمانہ رجعت میں سنیوں کی حالت (فان لم) کی صحیح تفسیر یہ ہے کہ زمانہ رجعت میں سنیوں کی غذا شیعوں کا پاخانہ ہوگا

انوار نعمانیہ جلد دوم ص ۹۱، ۹۲

بقولہ تعالیٰ: ﴿وَيَوْمَ نَخْشِرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ قَوْمًا مِمَّنْ يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا﴾ [النمل: ۸۳] اَنْ تَأْوِيلُهَا فِي الرَّجْعَةِ لِأَنَّ فِي الْقِيَامَةِ الْكُبْرَى يَحْشُرُ اللَّهُ الْخَلَائِقَ كُلَّهُمْ لَا يَغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً كَمَا فِي الْآيَاتِ الْآخِرَةِ. وَرَوَى عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي تَفْسِيرِ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَإِنَّ لَهُمُ

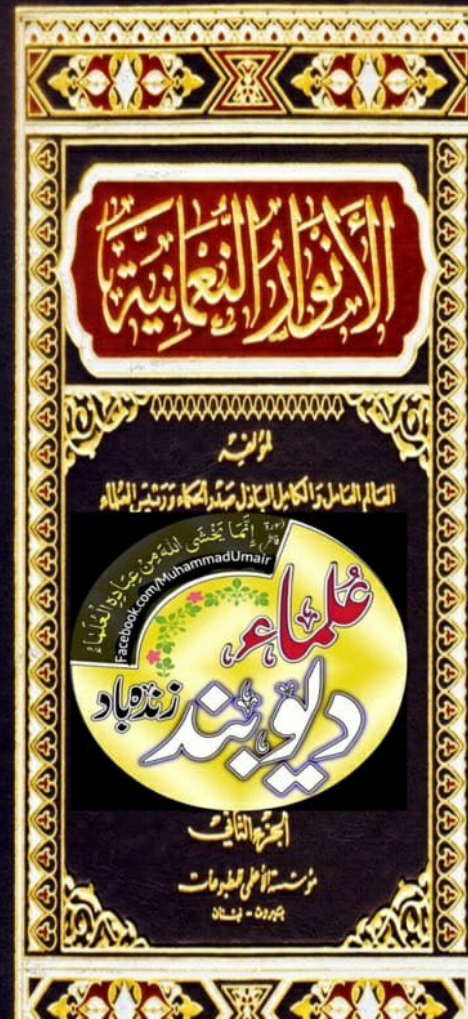
(۱) الاعتقاد اللازم في مسألة الرجعة وهي من الاعتقادات الخاصة بالإيمانية إنما هو على نحو الإجمال وأما التفاصيل التي نقلها المصنف رحمته الله وكذا ما ينقله بعدها فهي منقولة بطريق الأحاد ولذا لا توجب لنا علماً والاعتقاد بتلك التفاصيل المنقولة غير لازم في هذه المسألة

Facebook.Com/Muhammad Umair

الأنوار النعمانية (ج ۲)

۹۲

مَعِيشَةً ضَنْكًا﴾ [طه: ۱۲۴]: اَنْ تَأْوِيلُهَا فِي النَوَاصِبِ وَالسَّفِيَانِي أَنَّهُ يَكُونُ طَعَامُهُمْ فِي الرَّجْعَةِ الْعَذْرَةَ. وَفِي أَحَادِيثِ الْمَعْرَاجِ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ عَلِيًّا يَكُونُ فِي آخِرِ مَنْ أَقْبَضَ



رجعت کا منکر ہم میں سے نہیں

ملا باقر مجلسی بحار الانوار باب ۲۹ صفحہ ۲۳۰ پر من لایخضرہ الفقیہ کا حوالہ اپنے امام سے نقل کرتا ہے

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہماری

رجعت پر ایمان نہ رکھتا ہو اور متعہ کو حلال و جائز نہ جانتا ہو

رجعت کا منکر ہم میں سے نہیں ہے

(۱۰۱)

قال الصادق علیہ السلام: "یس منامن لم یؤمن بکرتنا
و (لم) يستحل متعتنا"

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہماری رجعت
پر ایمان نہ رکھتا ہو اور متعہ کو حلال و جائز نہ جانتا ہو۔"

(من لایخضرہ الفقیہ ص ۲۳۰)

ایک گروہ شیخ کی رجعت

(۱۰۲)

رواۃ کی ایک جماعت نے سہیل بن زیاد سے، انھوں نے محمد بن سلیمان و عیسیٰ
انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے ابو بصیر سے اور ابو بصیر کا بیان ہے کہ میں نے
حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے تعلق دریافت کیا:
وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ حَٰقًّا أَمَّا نَبَعُهُمْ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مِنْ
تَحْتِ مَوْتٍ بَلْ وَ عَذَابٌ عَلَيْهِمْ حَقًّا وَ لَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يَعْلَمُونَ (سورۃ النہم: ۳۸)

ترجمہ: اور وہ اللہ کی پکی قسمیں کھاتے تھے کہ جو مر گیا اللہ سے نہیں اٹھائے گا

بَحَارُ الْاَنْوَارِ



باب ۲۹

بِسْتِ وَ نَهْمِ



زَمَانَةُ رَجْعَتِ اَمَّا وَ تَاَمِّ

اگر لوگ زندہ ہو کر واپس آئے تو رافضی پھر سے نشانِ عبرت بننے کے لیے تیار رہیں

ملا باقر مجلسی بحار الانوار باب ۲۹ صفحہ ۵۹۶ پر سے روایت کرتا ہے

بلاشبہ سب سے پہلے جو لوگ زندہ ہو کر دنیاں میں واپس آئیں گے وہ حضرت امام حسین ابن علیؑ اور
ان کے اصحاب اور یزید ملعون ابن معاویہ اور اس کے ساتھی ہوں گے، اور جس طرح ان لوگوں
نے ان کو قتل کیا تھا بالکل اسی طرح یہ لوگ ان کو قتل کریں گے

سب پہلے امام حسینؑ اور یزیدؑ کی رحبت ہوگی

(۷۸)

نفاذ بن موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام
فرمایا: " اِنَّ اَوَّلَ مَنْ يَكُوْنُ اِلَى الدُّنْيَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ
اصحابه ، ويزيد بن معاوية و اصحابه فيقتلهم حذو القعدة
بالقعدة - "

ثم قال ابو عبد الله عليه السلام: " ثُمَّ زِدُّنَا لَكُمْ اَنْكُرَةً عَلَيْهِمْ وَ
اَمْدَدْنَاكُمْ بِاَمْوَالٍ تَوْبَسُّونَ وَجَعَلْنَاكُمْ اَكْثَرَ نَفِيرًا " (امیر)

(ترجمہ روایت)

" بلاشبہ سب سے پہلے جو لوگ زندہ ہو کر دنیا میں واپس آئیں گے وہ
حضرت امام حسینؑ ابن علیؑ علیہ السلام اور ان کے اصحاب اور یزید ملعون
ابن معاویہ اور اس کے ساتھی ہوں گے۔ اور جس طرح ان لوگوں نے ان کو
قتل کیا تھا بالکل اسی طرح یہ لوگ ان کو قتل کریں گے۔

اس کے بعد حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

اِنَّ اَوَّلَ مَنْ يَكُوْنُ اِلَى الدُّنْيَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاصحابه نفیراً " (امیر)

ترجمہ آیت: (ہم نے تمہارا مددگار اموال اور اولاد سے اور تمہارے افراد میں کثرت فرمائی)

بَحَارُ الْاَنْوَارِ



شہزاد

باب ۲۹

بِسْتِ وَنَهْمِ



زَمَانَةُ رَجْعَتِ اَمَامِ قَاسِمِ

مستند روایات میں بیان ہوا ہے کہ رجعت کا عقیدہ شیعہ اعتقادات کے درمیان بہت اعلیٰ مقام کا حامل ہے؛ یہاں تک کہ اس کے منکر کو مکتب تشیع کے دائرے سے خارج سمجھا جاتا ہے۔

امام باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں: یومُ اللہ تین دن ہیں: قائم کا قیام، رجعت اور قیامت۔

[الخصائل شیخ صدوق ج 1 ص 108]

امام صادق علیہ السلام نے بھی ایمان کی شرائط میں سے ایک ایک شرط رجعت پر یقین بتائی ہے اور فرماتے ہیں: جو کوئی بھی سات چیزوں کا اقرار کرے، مومن ہے۔۔۔ ان میں سے ایک رجعت پر ایمان ہے۔

[وسائل الشیعہ، ج 24، ص 132]

رَجَعَت

شیعہ اور رجعت

3



@subhezahoor



اِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا وَنَرَاهُ قَرِيْبًا

شیعہ کے عقیدہ رجعت کا موجد عبداللہ ابن سبا یہودی ہے

وہ علماء و ثقافت شیعوں کے متعلق احادیث و روایات کی ہیں مثلاً:

- ۱۔ ثقہ الاسلام محمد بن یحییٰ
- ۲۔ شیخ صدوق محمد بن بابویہ
- ۳۔ شیخ ابو جعفر طوسی
- ۴۔ سید رضی صمد المدنی
- ۵۔ بخاری
- ۶۔ کشی
- ۷۔ عیاشی
- ۸۔ علی بن ابراہیم قمی
- ۹۔ سلیم بلالی
- ۱۰۔ شیخ مفید علیہ الرحمہ
- ۱۱۔ کراچی
- ۱۲۔ نعمانی
- ۱۳۔ صفار
- ۱۴۔ سعد بن عبد اللہ
- ۱۵۔ ابن قولوبہ
- ۱۶۔ علی بن عبد اللہ
- ۱۷۔ اور ان کے صاحب کتب و تالیفات
- ۱۸۔

بخار الانوار

رجعت کا مکرّم ترین سبب

قال الصادق عليه السلام: ليس من آمن به يومئذ يكرهنا
(وہ) (استعداداً) (مستعداً)
امام جواد (علیہ السلام) نے فرمایا: "وہ شخص جس نے یسوعیہ جو یہودی جو
برائیاں کر رکھا ہو اور نہ کو کھلا دیا ہو نہ انہوں نے
(وہ) (مکرّم ترین سبب) (رجعت) (ایک گروہ) (شہید کی) (رجعت)

تاریخ بھی قاتلین عثمان کو باغی اور ان سبب یہودی کا پروردہ بتاتی ہے :-
"عبداللہ بن سبا میں کا یہودی تھا۔ جس کی طرف روانہ کاغالی فرق سبب
منسوب ہے۔ اس کی مال کالی تھی اس نے ظاہر اپنے کو مسلمان کہا اسلامی صوبوں کے
دورے کئے تاکہ انہیں اند وین کی اطاعت سے ہٹا دے اور ان میں شر پھیلا دے اس
نے احتجاج تو صوبہ حجاز سے کیا پھر بصرہ اور کوفہ میں پھر تارہا پھر عثمان بن عفان کے آخر
دور میں دمشق گیا اہل شام میں وہ اپنا فتنہ پھیلا سکا اور انہوں نے اسے نکال دیا حتی کہ
مصر آ گیا ایک انجمن بنائی اور اپنا پر وگرام و عقیدہ ان کے سامنے رکھ دیا۔ اور کتا
تھا۔ مجھے ان مسلمانوں پر تعجب ہے جو عیسیٰ علیہ السلام کا لوٹنا (قرب قیامت میں) تو

6

مانتے ہیں مگر حضرت محمد کا لوٹنا نہیں مانتے جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ جس خدا نے
آپ پر قرآن فرض کیا ہے وہ آپ کو معاد (قیامت) کی طرف لوٹائے گا (یہ یہودی معاد
سے مراد قیامت سے پہلے لوٹنا تھا) تو محمد حضرت عیسیٰ سے زیادہ لوٹنے کا حق رکھتے
ہیں اس کی یہ بات (مصریوں نے) مان لی اور اس نے عقیدہ رجعت ایسے گھڑا کہ لوگ
نکس کرنے لگے۔ اس کے بعد پھر کہنے لگے ہزار نبی آئے جن کی وحی بھی تھی پھر کہنے
لگے محمد خاتم النبیین ہیں۔ اور علی خاتم الاولیاء ہیں۔

پھر کہنے لگا اس سے ہوا خاتم کون ہے جو اللہ کے رسول کی وصیت جاری نہ
کرے اور رسول اللہ کے وحی علی کے حق پر قبضہ کر لے اور امت کا انتظام خود سنبھال
دے۔ اس کے بعد کہنے لگا نے بہت سے اموال جمع کر لئے ہیں جو باحق لیے ہیں
اور یہ رسول اللہ کے وحی (اور سے محروم) ہیں تم ان کو اقتدار دلانے کے لئے انھو
تحریک چلاؤ اور اپنے حاکموں سروں پر اعتراض سے آغاز کرو پھر امر بالمعروف اور نہی
عن المنکر کی عادت اپناؤ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرو۔ انقلاب کی دعوت دو چنانچہ اس
نے اپنے ایجنٹ پھیلا دیئے اور مختلف شہروں کے فسادوں سے خط و کتابت شروع کر
دی۔ لوگوں کو خفیہ اپنی طرف دعوت دیتے تھے اور اچھی باتوں کا حکم ظاہر کرتے تھے
اور گورنروں کے عیوب بنا کر ہر شہر میں اپنی برادریوں کی طرف لکھتے رہتے تھے حتی کہ
جمہوری افواہیں اور خبریں ہر سر زمین میں پھیل گئیں لوگ ہر جگہ ان کو پڑھتے سنا
تھے اور کہتے تھے۔ کہ شکر ہے ہم تو صحیح سلامت ہیں۔ باقی صوبے اپنے افسروں
گورنروں سے۔ یہ فساد جو ظاہر کرتے نیت اس کے خلاف ہوئی جو کچھ وہ
چھپاتے۔ بظاہر اس نے کتابتے تاریخ ابن عساکر ج ۷ ص ۳۳۱ تاریخ طبری ج
۸ ص ۳۳۱ ج ۵ ص ۱۳۳ ج ۱۰ ص ۱۰۰ ج ۱۱ ص ۱۰۰ ج ۱۲ ص ۱۰۰ ج ۱۳ ص ۱۰۰ ج ۱۴ ص ۱۰۰ ج ۱۵ ص ۱۰۰ ج ۱۶ ص ۱۰۰ ج ۱۷ ص ۱۰۰ ج ۱۸ ص ۱۰۰ ج ۱۹ ص ۱۰۰ ج ۲۰ ص ۱۰۰ ج ۲۱ ص ۱۰۰ ج ۲۲ ص ۱۰۰ ج ۲۳ ص ۱۰۰ ج ۲۴ ص ۱۰۰ ج ۲۵ ص ۱۰۰ ج ۲۶ ص ۱۰۰ ج ۲۷ ص ۱۰۰ ج ۲۸ ص ۱۰۰ ج ۲۹ ص ۱۰۰ ج ۳۰ ص ۱۰۰ ج ۳۱ ص ۱۰۰ ج ۳۲ ص ۱۰۰ ج ۳۳ ص ۱۰۰ ج ۳۴ ص ۱۰۰ ج ۳۵ ص ۱۰۰ ج ۳۶ ص ۱۰۰ ج ۳۷ ص ۱۰۰ ج ۳۸ ص ۱۰۰ ج ۳۹ ص ۱۰۰ ج ۴۰ ص ۱۰۰ ج ۴۱ ص ۱۰۰ ج ۴۲ ص ۱۰۰ ج ۴۳ ص ۱۰۰ ج ۴۴ ص ۱۰۰ ج ۴۵ ص ۱۰۰ ج ۴۶ ص ۱۰۰ ج ۴۷ ص ۱۰۰ ج ۴۸ ص ۱۰۰ ج ۴۹ ص ۱۰۰ ج ۵۰ ص ۱۰۰ ج ۵۱ ص ۱۰۰ ج ۵۲ ص ۱۰۰ ج ۵۳ ص ۱۰۰ ج ۵۴ ص ۱۰۰ ج ۵۵ ص ۱۰۰ ج ۵۶ ص ۱۰۰ ج ۵۷ ص ۱۰۰ ج ۵۸ ص ۱۰۰ ج ۵۹ ص ۱۰۰ ج ۶۰ ص ۱۰۰ ج ۶۱ ص ۱۰۰ ج ۶۲ ص ۱۰۰ ج ۶۳ ص ۱۰۰ ج ۶۴ ص ۱۰۰ ج ۶۵ ص ۱۰۰ ج ۶۶ ص ۱۰۰ ج ۶۷ ص ۱۰۰ ج ۶۸ ص ۱۰۰ ج ۶۹ ص ۱۰۰ ج ۷۰ ص ۱۰۰ ج ۷۱ ص ۱۰۰ ج ۷۲ ص ۱۰۰ ج ۷۳ ص ۱۰۰ ج ۷۴ ص ۱۰۰ ج ۷۵ ص ۱۰۰ ج ۷۶ ص ۱۰۰ ج ۷۷ ص ۱۰۰ ج ۷۸ ص ۱۰۰ ج ۷۹ ص ۱۰۰ ج ۸۰ ص ۱۰۰ ج ۸۱ ص ۱۰۰ ج ۸۲ ص ۱۰۰ ج ۸۳ ص ۱۰۰ ج ۸۴ ص ۱۰۰ ج ۸۵ ص ۱۰۰ ج ۸۶ ص ۱۰۰ ج ۸۷ ص ۱۰۰ ج ۸۸ ص ۱۰۰ ج ۸۹ ص ۱۰۰ ج ۹۰ ص ۱۰۰ ج ۹۱ ص ۱۰۰ ج ۹۲ ص ۱۰۰ ج ۹۳ ص ۱۰۰ ج ۹۴ ص ۱۰۰ ج ۹۵ ص ۱۰۰ ج ۹۶ ص ۱۰۰ ج ۹۷ ص ۱۰۰ ج ۹۸ ص ۱۰۰ ج ۹۹ ص ۱۰۰ ج ۱۰۰ ص ۱۰۰ ج ۱۰۱ ص ۱۰۰ ج ۱۰۲ ص ۱۰۰ ج ۱۰۳ ص ۱۰۰ ج ۱۰۴ ص ۱۰۰ ج ۱۰۵ ص ۱۰۰ ج ۱۰۶ ص ۱۰۰ ج ۱۰۷ ص ۱۰۰ ج ۱۰۸ ص ۱۰۰ ج ۱۰۹ ص ۱۰۰ ج ۱۱۰ ص ۱۰۰ ج ۱۱۱ ص ۱۰۰ ج ۱۱۲ ص ۱۰۰ ج ۱۱۳ ص ۱۰۰ ج ۱۱۴ ص ۱۰۰ ج ۱۱۵ ص ۱۰۰ ج ۱۱۶ ص ۱۰۰ ج ۱۱۷ ص ۱۰۰ ج ۱۱۸ ص ۱۰۰ ج ۱۱۹ ص ۱۰۰ ج ۱۲۰ ص ۱۰۰ ج ۱۲۱ ص ۱۰۰ ج ۱۲۲ ص ۱۰۰ ج ۱۲۳ ص ۱۰۰ ج ۱۲۴ ص ۱۰۰ ج ۱۲۵ ص ۱۰۰ ج ۱۲۶ ص ۱۰۰ ج ۱۲۷ ص ۱۰۰ ج ۱۲۸ ص ۱۰۰ ج ۱۲۹ ص ۱۰۰ ج ۱۳۰ ص ۱۰۰ ج ۱۳۱ ص ۱۰۰ ج ۱۳۲ ص ۱۰۰ ج ۱۳۳ ص ۱۰۰ ج ۱۳۴ ص ۱۰۰ ج ۱۳۵ ص ۱۰۰ ج ۱۳۶ ص ۱۰۰ ج ۱۳۷ ص ۱۰۰ ج ۱۳۸ ص ۱۰۰ ج ۱۳۹ ص ۱۰۰ ج ۱۴۰ ص ۱۰۰ ج ۱۴۱ ص ۱۰۰ ج ۱۴۲ ص ۱۰۰ ج ۱۴۳ ص ۱۰۰ ج ۱۴۴ ص ۱۰۰ ج ۱۴۵ ص ۱۰۰ ج ۱۴۶ ص ۱۰۰ ج ۱۴۷ ص ۱۰۰ ج ۱۴۸ ص ۱۰۰ ج ۱۴۹ ص ۱۰۰ ج ۱۵۰ ص ۱۰۰ ج ۱۵۱ ص ۱۰۰ ج ۱۵۲ ص ۱۰۰ ج ۱۵۳ ص ۱۰۰ ج ۱۵۴ ص ۱۰۰ ج ۱۵۵ ص ۱۰۰ ج ۱۵۶ ص ۱۰۰ ج ۱۵۷ ص ۱۰۰ ج ۱۵۸ ص ۱۰۰ ج ۱۵۹ ص ۱۰۰ ج ۱۶۰ ص ۱۰۰ ج ۱۶۱ ص ۱۰۰ ج ۱۶۲ ص ۱۰۰ ج ۱۶۳ ص ۱۰۰ ج ۱۶۴ ص ۱۰۰ ج ۱۶۵ ص ۱۰۰ ج ۱۶۶ ص ۱۰۰ ج ۱۶۷ ص ۱۰۰ ج ۱۶۸ ص ۱۰۰ ج ۱۶۹ ص ۱۰۰ ج ۱۷۰ ص ۱۰۰ ج ۱۷۱ ص ۱۰۰ ج ۱۷۲ ص ۱۰۰ ج ۱۷۳ ص ۱۰۰ ج ۱۷۴ ص ۱۰۰ ج ۱۷۵ ص ۱۰۰ ج ۱۷۶ ص ۱۰۰ ج ۱۷۷ ص ۱۰۰ ج ۱۷۸ ص ۱۰۰ ج ۱۷۹ ص ۱۰۰ ج ۱۸۰ ص ۱۰۰ ج ۱۸۱ ص ۱۰۰ ج ۱۸۲ ص ۱۰۰ ج ۱۸۳ ص ۱۰۰ ج ۱۸۴ ص ۱۰۰ ج ۱۸۵ ص ۱۰۰ ج ۱۸۶ ص ۱۰۰ ج ۱۸۷ ص ۱۰۰ ج ۱۸۸ ص ۱۰۰ ج ۱۸۹ ص ۱۰۰ ج ۱۹۰ ص ۱۰۰ ج ۱۹۱ ص ۱۰۰ ج ۱۹۲ ص ۱۰۰ ج ۱۹۳ ص ۱۰۰ ج ۱۹۴ ص ۱۰۰ ج ۱۹۵ ص ۱۰۰ ج ۱۹۶ ص ۱۰۰ ج ۱۹۷ ص ۱۰۰ ج ۱۹۸ ص ۱۰۰ ج ۱۹۹ ص ۱۰۰ ج ۲۰۰ ص ۱۰۰ ج ۲۰۱ ص ۱۰۰ ج ۲۰۲ ص ۱۰۰ ج ۲۰۳ ص ۱۰۰ ج ۲۰۴ ص ۱۰۰ ج ۲۰۵ ص ۱۰۰ ج ۲۰۶ ص ۱۰۰ ج ۲۰۷ ص ۱۰۰ ج ۲۰۸ ص ۱۰۰ ج ۲۰۹ ص ۱۰۰ ج ۲۱۰ ص ۱۰۰ ج ۲۱۱ ص ۱۰۰ ج ۲۱۲ ص ۱۰۰ ج ۲۱۳ ص ۱۰۰ ج ۲۱۴ ص ۱۰۰ ج ۲۱۵ ص ۱۰۰ ج ۲۱۶ ص ۱۰۰ ج ۲۱۷ ص ۱۰۰ ج ۲۱۸ ص ۱۰۰ ج ۲۱۹ ص ۱۰۰ ج ۲۲۰ ص ۱۰۰ ج ۲۲۱ ص ۱۰۰ ج ۲۲۲ ص ۱۰۰ ج ۲۲۳ ص ۱۰۰ ج ۲۲۴ ص ۱۰۰ ج ۲۲۵ ص ۱۰۰ ج ۲۲۶ ص ۱۰۰ ج ۲۲۷ ص ۱۰۰ ج ۲۲۸ ص ۱۰۰ ج ۲۲۹ ص ۱۰۰ ج ۲۳۰ ص ۱۰۰ ج ۲۳۱ ص ۱۰۰ ج ۲۳۲ ص ۱۰۰ ج ۲۳۳ ص ۱۰۰ ج ۲۳۴ ص ۱۰۰ ج ۲۳۵ ص ۱۰۰ ج ۲۳۶ ص ۱۰۰ ج ۲۳۷ ص ۱۰۰ ج ۲۳۸ ص ۱۰۰ ج ۲۳۹ ص ۱۰۰ ج ۲۴۰ ص ۱۰۰ ج ۲۴۱ ص ۱۰۰ ج ۲۴۲ ص ۱۰۰ ج ۲۴۳ ص ۱۰۰ ج ۲۴۴ ص ۱۰۰ ج ۲۴۵ ص ۱۰۰ ج ۲۴۶ ص ۱۰۰ ج ۲۴۷ ص ۱۰۰ ج ۲۴۸ ص ۱۰۰ ج ۲۴۹ ص ۱۰۰ ج ۲۵۰ ص ۱۰۰ ج ۲۵۱ ص ۱۰۰ ج ۲۵۲ ص ۱۰۰ ج ۲۵۳ ص ۱۰۰ ج ۲۵۴ ص ۱۰۰ ج ۲۵۵ ص ۱۰۰ ج ۲۵۶ ص ۱۰۰ ج ۲۵۷ ص ۱۰۰ ج ۲۵۸ ص ۱۰۰ ج ۲۵۹ ص ۱۰۰ ج ۲۶۰ ص ۱۰۰ ج ۲۶۱ ص ۱۰۰ ج ۲۶۲ ص ۱۰۰ ج ۲۶۳ ص ۱۰۰ ج ۲۶۴ ص ۱۰۰ ج ۲۶۵ ص ۱۰۰ ج ۲۶۶ ص ۱۰۰ ج ۲۶۷ ص ۱۰۰ ج ۲۶۸ ص ۱۰۰ ج ۲۶۹ ص ۱۰۰ ج ۲۷۰ ص ۱۰۰ ج ۲۷۱ ص ۱۰۰ ج ۲۷۲ ص ۱۰۰ ج ۲۷۳ ص ۱۰۰ ج ۲۷۴ ص ۱۰۰ ج ۲۷۵ ص ۱۰۰ ج ۲۷۶ ص ۱۰۰ ج ۲۷۷ ص ۱۰۰ ج ۲۷۸ ص ۱۰۰ ج ۲۷۹ ص ۱۰۰ ج ۲۸۰ ص ۱۰۰ ج ۲۸۱ ص ۱۰۰ ج ۲۸۲ ص ۱۰۰ ج ۲۸۳ ص ۱۰۰ ج ۲۸۴ ص ۱۰۰ ج ۲۸۵ ص ۱۰۰ ج ۲۸۶ ص ۱۰۰ ج ۲۸۷ ص ۱۰۰ ج ۲۸۸ ص ۱۰۰ ج ۲۸۹ ص ۱۰۰ ج ۲۹۰ ص ۱۰۰ ج ۲۹۱ ص ۱۰۰ ج ۲۹۲ ص ۱۰۰ ج ۲۹۳ ص ۱۰۰ ج ۲۹۴ ص ۱۰۰ ج ۲۹۵ ص ۱۰۰ ج ۲۹۶ ص ۱۰۰ ج ۲۹۷ ص ۱۰۰ ج ۲۹۸ ص ۱۰۰ ج ۲۹۹ ص ۱۰۰ ج ۳۰۰ ص ۱۰۰ ج ۳۰۱ ص ۱۰۰ ج ۳۰۲ ص ۱۰۰ ج ۳۰۳ ص ۱۰۰ ج ۳۰۴ ص ۱۰۰ ج ۳۰۵ ص ۱۰۰ ج ۳۰۶ ص ۱۰۰ ج ۳۰۷ ص ۱۰۰ ج ۳۰۸ ص ۱۰۰ ج ۳۰۹ ص ۱۰۰ ج ۳۱۰ ص ۱۰۰ ج ۳۱۱ ص ۱۰۰ ج ۳۱۲ ص ۱۰۰ ج ۳۱۳ ص ۱۰۰ ج ۳۱۴ ص ۱۰۰ ج ۳۱۵ ص ۱۰۰ ج ۳۱۶ ص ۱۰۰ ج ۳۱۷ ص ۱۰۰ ج ۳۱۸ ص ۱۰۰ ج ۳۱۹ ص ۱۰۰ ج ۳۲۰ ص ۱۰۰ ج ۳۲۱ ص ۱۰۰ ج ۳۲۲ ص ۱۰۰ ج ۳۲۳ ص ۱۰۰ ج ۳۲۴ ص ۱۰۰ ج ۳۲۵ ص ۱۰۰ ج ۳۲۶ ص ۱۰۰ ج ۳۲۷ ص ۱۰۰ ج ۳۲۸ ص ۱۰۰ ج ۳۲۹ ص ۱۰۰ ج ۳۳۰ ص ۱۰۰ ج ۳۳۱ ص ۱۰۰ ج ۳۳۲ ص ۱۰۰ ج ۳۳۳ ص ۱۰۰ ج ۳۳۴ ص ۱۰۰ ج ۳۳۵ ص ۱۰۰ ج ۳۳۶ ص ۱۰۰ ج ۳۳۷ ص ۱۰۰ ج ۳۳۸ ص ۱۰۰ ج ۳۳۹ ص ۱۰۰ ج ۳۴۰ ص ۱۰۰ ج ۳۴۱ ص ۱۰۰ ج ۳۴۲ ص ۱۰۰ ج ۳۴۳ ص ۱۰۰ ج ۳۴۴ ص ۱۰۰ ج ۳۴۵ ص ۱۰۰ ج ۳۴۶ ص ۱۰۰ ج ۳۴۷ ص ۱۰۰ ج ۳۴۸ ص ۱۰۰ ج ۳۴۹ ص ۱۰۰ ج ۳۵۰ ص ۱۰۰ ج ۳۵۱ ص ۱۰۰ ج ۳۵۲ ص ۱۰۰ ج ۳۵۳ ص ۱۰۰ ج ۳۵۴ ص ۱۰۰ ج ۳۵۵ ص ۱۰۰ ج ۳۵۶ ص ۱۰۰ ج ۳۵۷ ص ۱۰۰ ج ۳۵۸ ص ۱۰۰ ج ۳۵۹ ص ۱۰۰ ج ۳۶۰ ص ۱۰۰ ج ۳۶۱ ص ۱۰۰ ج ۳۶۲ ص ۱۰۰ ج ۳۶۳ ص ۱۰۰ ج ۳۶۴ ص ۱۰۰ ج ۳۶۵ ص ۱۰۰ ج ۳۶۶ ص ۱۰۰ ج ۳۶۷ ص ۱۰۰ ج ۳۶۸ ص ۱۰۰ ج ۳۶۹ ص ۱۰۰ ج ۳۷۰ ص ۱۰۰ ج ۳۷۱ ص ۱۰۰ ج ۳۷۲ ص ۱۰۰ ج ۳۷۳ ص ۱۰۰ ج ۳۷۴ ص ۱۰۰ ج ۳۷۵ ص ۱۰۰ ج ۳۷۶ ص ۱۰۰ ج ۳۷۷ ص ۱۰۰ ج ۳۷۸ ص ۱۰۰ ج ۳۷۹ ص ۱۰۰ ج ۳۸۰ ص ۱۰۰ ج ۳۸۱ ص ۱۰۰ ج ۳۸۲ ص ۱۰۰ ج ۳۸۳ ص ۱۰۰ ج ۳۸۴ ص ۱۰۰ ج ۳۸۵ ص ۱۰۰ ج ۳۸۶ ص ۱۰۰ ج ۳۸۷ ص ۱۰۰ ج ۳۸۸ ص ۱۰۰ ج ۳۸۹ ص ۱۰۰ ج ۳۹۰ ص ۱۰۰ ج ۳۹۱ ص ۱۰۰ ج ۳۹۲ ص ۱۰۰ ج ۳۹۳ ص ۱۰۰ ج ۳۹۴ ص ۱۰۰ ج ۳۹۵ ص ۱۰۰ ج ۳۹۶ ص ۱۰۰ ج ۳۹۷ ص ۱۰۰ ج ۳۹۸ ص ۱۰۰ ج ۳۹۹ ص ۱۰۰ ج ۴۰۰ ص ۱۰۰ ج ۴۰۱ ص ۱۰۰ ج ۴۰۲ ص ۱۰۰ ج ۴۰۳ ص ۱۰۰ ج ۴۰۴ ص ۱۰۰ ج ۴۰۵ ص ۱۰۰ ج ۴۰۶ ص ۱۰۰ ج ۴۰۷ ص ۱۰۰ ج ۴۰۸ ص ۱۰۰ ج ۴۰۹ ص ۱۰۰ ج ۴۱۰ ص ۱۰۰ ج ۴۱۱ ص ۱۰۰ ج ۴۱۲ ص ۱۰۰ ج ۴۱۳ ص ۱۰۰ ج ۴۱۴ ص ۱۰۰ ج ۴۱۵ ص ۱۰۰ ج ۴۱۶ ص ۱۰۰ ج ۴۱۷ ص ۱۰۰ ج ۴۱۸ ص ۱۰۰ ج ۴۱۹ ص ۱۰۰ ج ۴۲۰ ص ۱۰۰ ج ۴۲۱ ص ۱۰۰ ج ۴۲۲ ص ۱۰۰ ج ۴۲۳ ص ۱۰۰ ج ۴۲۴ ص ۱۰۰ ج ۴۲۵ ص ۱۰۰ ج ۴۲۶ ص ۱۰۰ ج ۴۲۷ ص ۱۰۰ ج ۴۲۸ ص ۱۰۰ ج ۴۲۹ ص ۱۰۰ ج ۴۳۰ ص ۱۰۰ ج ۴۳۱ ص ۱۰۰ ج ۴۳۲ ص ۱۰۰ ج ۴۳۳ ص ۱۰۰ ج ۴۳۴ ص ۱۰۰ ج ۴۳۵ ص ۱۰۰ ج ۴۳۶ ص ۱۰۰ ج ۴۳۷ ص ۱۰۰ ج ۴۳۸ ص ۱۰۰ ج ۴۳۹ ص ۱۰۰ ج ۴۴۰ ص ۱۰۰ ج ۴۴۱ ص ۱۰۰ ج ۴۴۲ ص ۱۰۰ ج ۴۴۳ ص ۱۰۰ ج ۴۴۴ ص ۱۰۰ ج ۴۴۵ ص ۱۰۰ ج ۴۴۶ ص ۱۰۰ ج ۴۴۷ ص ۱۰۰ ج ۴۴۸ ص ۱۰۰ ج ۴۴۹ ص ۱۰۰ ج ۴۵۰ ص ۱۰۰ ج ۴۵۱ ص ۱۰۰ ج ۴۵۲ ص ۱۰۰ ج ۴۵۳ ص ۱۰۰ ج ۴۵۴ ص ۱۰۰ ج ۴۵۵ ص ۱۰۰ ج ۴۵۶ ص ۱۰۰ ج ۴۵۷ ص ۱۰۰ ج ۴۵۸ ص ۱۰۰ ج ۴۵۹ ص ۱۰۰ ج ۴۶۰ ص ۱۰۰ ج ۴۶۱ ص ۱۰۰ ج ۴۶۲ ص ۱۰۰ ج ۴۶۳ ص ۱۰۰ ج ۴۶۴ ص ۱۰۰ ج ۴۶۵ ص ۱۰۰ ج ۴۶۶ ص ۱۰۰ ج ۴۶۷ ص ۱۰۰ ج ۴۶۸ ص ۱۰۰ ج ۴۶۹ ص ۱۰۰ ج ۴۷۰ ص ۱۰۰ ج ۴۷۱ ص ۱۰۰ ج ۴۷۲ ص ۱۰۰ ج ۴۷۳ ص ۱۰۰ ج ۴۷۴ ص ۱۰۰ ج ۴۷۵ ص ۱۰۰ ج ۴۷۶ ص ۱۰۰ ج ۴۷۷ ص ۱۰۰ ج ۴۷۸ ص ۱۰۰ ج ۴۷۹ ص ۱۰۰ ج ۴۸۰ ص ۱۰۰ ج ۴۸۱ ص ۱۰۰ ج ۴۸۲ ص ۱۰۰ ج ۴۸۳ ص ۱۰۰ ج ۴۸۴ ص ۱۰۰ ج ۴۸۵ ص ۱۰۰ ج ۴۸۶ ص ۱۰۰ ج ۴۸۷ ص ۱۰۰ ج ۴۸۸ ص ۱۰۰ ج ۴۸۹ ص ۱۰۰ ج ۴۹۰ ص ۱۰۰ ج ۴۹۱ ص ۱۰۰ ج ۴۹۲ ص ۱۰۰ ج ۴۹۳ ص ۱۰۰ ج ۴۹۴ ص ۱۰۰ ج ۴۹۵ ص ۱۰۰ ج ۴۹۶ ص ۱۰۰ ج ۴۹۷ ص ۱۰۰ ج ۴۹۸ ص ۱۰۰ ج ۴۹۹ ص ۱۰۰ ج ۵۰۰ ص ۱۰۰ ج ۵۰۱ ص ۱۰۰ ج ۵۰۲ ص ۱۰۰ ج ۵۰۳ ص ۱۰۰ ج ۵۰۴ ص ۱۰۰ ج ۵۰۵ ص ۱۰۰ ج ۵۰۶ ص ۱۰۰ ج ۵۰۷ ص ۱۰۰ ج ۵۰۸ ص ۱۰۰ ج ۵۰۹ ص ۱۰۰ ج ۵۱۰ ص ۱۰۰ ج ۵۱۱ ص ۱۰۰ ج ۵۱۲ ص ۱۰۰ ج ۵۱۳ ص ۱۰۰ ج ۵۱۴ ص ۱۰۰ ج ۵۱۵ ص ۱۰۰ ج ۵۱۶ ص ۱۰۰ ج ۵۱۷ ص ۱۰۰ ج ۵۱۸ ص ۱۰۰ ج ۵۱۹ ص ۱۰۰ ج ۵۲۰ ص ۱۰۰ ج ۵۲۱ ص ۱۰۰ ج ۵۲۲ ص ۱۰۰ ج ۵۲۳ ص ۱۰۰ ج ۵۲۴ ص ۱۰۰ ج ۵۲۵ ص ۱۰۰ ج ۵۲۶ ص ۱۰۰ ج ۵۲۷ ص ۱۰۰ ج ۵۲۸ ص ۱۰۰ ج ۵۲۹ ص ۱۰۰ ج ۵۳۰ ص ۱۰۰ ج ۵۳۱ ص ۱۰۰ ج ۵۳۲ ص ۱۰۰ ج ۵۳۳ ص ۱۰۰ ج ۵۳۴ ص ۱۰۰ ج ۵۳۵ ص ۱۰۰ ج ۵۳۶ ص ۱۰۰ ج ۵۳۷ ص ۱۰۰ ج ۵۳۸ ص ۱۰۰ ج ۵۳۹ ص ۱۰۰ ج ۵۴۰ ص ۱۰۰ ج ۵۴۱ ص ۱۰۰ ج ۵۴۲ ص ۱۰۰ ج ۵۴۳ ص ۱۰۰ ج ۵۴۴ ص ۱۰۰ ج ۵۴۵ ص ۱۰۰ ج ۵۴۶ ص ۱۰۰ ج ۵۴۷ ص ۱۰۰ ج ۵۴۸ ص ۱۰۰ ج ۵۴۹ ص ۱۰۰ ج ۵۵۰ ص ۱۰۰ ج ۵۵۱ ص ۱۰۰ ج ۵۵۲ ص ۱۰۰ ج ۵۵۳ ص ۱۰۰ ج ۵۵۴ ص ۱۰۰ ج ۵۵۵ ص ۱۰۰ ج ۵۵۶ ص ۱۰۰ ج ۵۵۷ ص ۱۰۰ ج ۵۵۸ ص ۱۰۰ ج ۵۵۹ ص ۱۰۰ ج ۵۶۰ ص ۱۰۰ ج ۵۶۱ ص ۱۰۰ ج ۵۶۲ ص ۱۰۰ ج ۵۶۳ ص ۱۰۰ ج ۵۶۴ ص ۱۰۰ ج ۵۶۵ ص ۱۰۰ ج ۵۶۶ ص ۱۰۰ ج ۵۶۷ ص ۱۰۰ ج ۵۶۸ ص ۱۰۰ ج ۵۶۹ ص ۱۰۰ ج ۵۷۰ ص ۱۰۰ ج ۵۷۱ ص ۱۰۰ ج ۵۷۲ ص ۱۰۰ ج ۵۷۳ ص ۱۰۰ ج ۵۷۴ ص ۱۰۰ ج ۵۷۵ ص ۱۰۰ ج ۵۷۶ ص ۱۰۰ ج ۵۷۷ ص ۱۰۰ ج ۵۷۸ ص ۱۰۰ ج ۵۷۹ ص ۱۰۰ ج ۵۸۰ ص ۱۰۰ ج ۵۸۱ ص ۱۰۰ ج ۵۸۲ ص ۱۰۰ ج ۵۸۳ ص ۱۰۰ ج ۵۸۴ ص ۱۰۰ ج ۵۸۵ ص ۱۰۰ ج ۵۸۶ ص ۱۰۰ ج ۵۸۷ ص ۱۰۰ ج ۵۸۸ ص ۱۰۰ ج ۵۸۹ ص ۱۰۰ ج ۵۹۰ ص ۱۰۰ ج ۵۹۱ ص ۱۰۰ ج ۵۹۲ ص ۱۰۰ ج ۵۹۳ ص ۱۰۰ ج ۵۹۴ ص ۱۰۰ ج ۵۹۵ ص ۱۰۰ ج ۵۹۶ ص ۱۰۰ ج ۵۹۷ ص ۱۰۰ ج ۵۹۸ ص ۱۰۰ ج ۵۹۹ ص ۱۰۰ ج ۶۰۰ ص ۱۰۰ ج ۶۰۱ ص ۱۰۰ ج ۶۰۲ ص ۱۰۰ ج ۶۰۳ ص ۱۰۰ ج ۶۰۴ ص ۱۰۰ ج ۶۰۵ ص ۱۰۰ ج ۶۰۶ ص ۱۰۰ ج ۶۰۷ ص ۱۰۰ ج ۶۰۸ ص ۱۰۰ ج ۶۰۹ ص ۱۰۰ ج ۶۱۰ ص ۱۰۰ ج ۶۱۱ ص ۱۰۰ ج ۶۱۲ ص ۱۰۰ ج ۶۱۳ ص ۱۰۰ ج ۶۱۴ ص ۱۰۰ ج ۶۱۵ ص ۱۰۰ ج ۶۱۶ ص ۱۰۰ ج ۶۱۷ ص ۱۰۰ ج ۶۱۸ ص ۱۰۰ ج ۶۱۹ ص ۱۰۰ ج ۶۲۰ ص ۱۰۰ ج ۶۲۱ ص ۱۰۰ ج ۶۲۲ ص ۱۰۰ ج ۶۲۳ ص ۱۰۰ ج ۶۲۴ ص ۱۰۰ ج ۶۲۵ ص ۱۰۰ ج ۶۲۶ ص ۱۰۰ ج ۶۲۷ ص ۱۰۰ ج ۶۲۸ ص ۱۰۰ ج ۶۲۹ ص ۱۰۰ ج ۶۳۰ ص ۱۰۰ ج ۶۳۱ ص ۱۰۰ ج ۶۳۲ ص ۱۰۰ ج ۶۳۳ ص ۱۰۰ ج ۶۳۴ ص ۱۰۰ ج ۶۳۵ ص ۱۰۰ ج ۶۳۶ ص ۱۰۰ ج ۶۳۷ ص ۱۰۰ ج ۶۳۸ ص ۱۰۰ ج ۶۳۹ ص ۱۰۰ ج ۶۴۰ ص ۱۰۰ ج ۶۴۱ ص ۱۰۰ ج ۶۴۲ ص ۱۰۰ ج ۶۴۳ ص ۱۰۰ ج ۶۴۴ ص ۱۰۰ ج ۶۴۵ ص ۱۰۰ ج ۶۴۶ ص ۱۰۰ ج ۶۴۷ ص ۱۰۰ ج ۶۴۸ ص ۱۰۰ ج ۶۴۹ ص ۱۰۰ ج ۶۵۰ ص ۱۰۰ ج ۶۵۱ ص ۱۰۰ ج ۶۵۲ ص ۱۰۰ ج ۶۵۳ ص ۱۰۰ ج ۶۵۴ ص ۱۰۰ ج ۶۵۵ ص ۱۰۰ ج ۶۵۶ ص ۱۰۰ ج ۶۵۷ ص ۱۰۰ ج ۶۵۸ ص ۱۰۰ ج ۶۵۹ ص ۱۰۰ ج ۶۶۰ ص ۱۰۰ ج ۶۶۱ ص ۱۰۰ ج ۶۶۲ ص ۱۰۰ ج ۶۶۳ ص ۱۰۰ ج ۶۶۴ ص ۱۰۰ ج ۶۶۵ ص ۱۰۰ ج ۶۶۶ ص ۱۰۰ ج ۶۶۷ ص ۱۰۰ ج ۶۶۸ ص ۱۰۰ ج ۶۶۹ ص ۱۰۰ ج ۶۷۰ ص ۱۰۰ ج ۶۷۱ ص ۱۰۰ ج ۶۷۲ ص ۱۰۰ ج ۶۷۳ ص ۱۰۰ ج ۶۷۴ ص ۱۰۰ ج ۶۷۵ ص ۱۰۰ ج ۶۷۶ ص ۱۰۰ ج ۶۷۷ ص ۱۰۰ ج ۶۷۸ ص ۱۰۰ ج ۶۷۹ ص ۱۰۰ ج ۶۸۰ ص ۱۰۰ ج ۶۸۱ ص ۱۰۰ ج ۶۸۲ ص ۱۰۰ ج ۶۸۳ ص ۱۰۰ ج ۶۸۴ ص ۱۰۰ ج ۶۸۵ ص ۱۰۰ ج ۶۸۶ ص ۱۰۰ ج ۶۸۷ ص ۱

شیعوں کا بارہواں امام
حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم کی لاشوں کو پرانے
درختوں سے لٹکائے کا حکم دے گا نقل کفر کفر نہ باشد
اتحاد بین المسلمین کے نعرے لگائے والوں کے لئے لمحہ
فکریہ

فیقولون نعرفها بالصفة وليس ضجيمي جدك غيرهما فيقول هل فيكم احد
يقول غير هذا او يشك فيها فيقولون لا فيؤخر اخر اجابها ثلاثة ايام ثم
ينتشر الخبر في الناس ويحضر المهدي ويكشف الجدران عن القبرين ويقول
للقباء ابعثوا عنها وانبشوها فيبعثون بايديهم حتى يصلوا اليها فيخرجان
غضين طريين كصورتها فيكشف عنها اكفانها ويأمر برفعها على دوحه

- ۱۸۷ -

يا سة نخرة فيصليها عايمها فتحي الشجرة وتورق وتويع ويطول فرعها
فيقول المرتابون من اهل ولايتها هذا والله الشرف حقاً ولقد فرنا بمحبتهم
ولايتهم ويخبر من اخفى ما في نفسه ولومقياس حبة من محبتهم ولايتهم
فيحضر ونها ويرونها ويفتنون بها وينادي منادي المهدي عليه السلام كل
من احب صاحبي رسول الله وضجعية فلينفرد جانباً فيتجزى الخلق
جزئين احدهما موال والآخر متبرء منها فيعرض المهدي عليه السلام على
اولياها البراءة منها فيقولون يا مهدي آل رسول الله «ص» ما نبرأ منها
وما كنا نقول لها عند الله وعندك هذه المنزلة وهذا الذي بدالنا من فضلها
انبرأ الساعة منها وقد رأينا منها ما رأينا في هذا الوقت من نضارتها
وغضاضتها وحياة الشجرة بها بل والله نبرأ منك ومن آمن بك ومن
لا يؤمن بها ومن صليها واخرجها وفعل بها ما فعل فيأمر المهدي «ع»

مختصر

بصائر الدرجات

تأليف

الشيخ الجليل حسن بن سليمان الحلبي

تلميذ شيخنا الشهيد الاول من علماء

اوائل القرن التاسع

انتشارات الرسول المصطفى (ص)

قم - خیابان ارم - پاساژ قدس

شيعون كما عقيدته رجعت

حضرت حسين رضي الله عنه واپس آئیں گے تو 309 سال رہیں گے،
حضرت علی رضي الله عنه 44 ہزار سال رہیں گے اور نبی علیہ سلام
50 ہزار سال رہیں گے دنیا میں
بحار الانوار جلد 53 صفحہ 103، 104

بحار الانوار

الجامعة لدرر الخيرة في الاثمة لطهارة

تأليف

العلامة العارفة بالحجة الميرزا محمد باقر المجلسي

الكتاب الثالث عشر

الغيبة واهوال الحجة القائم

طبعة مطبعة مرسية على حسب ترتيب المصنف

١٠٣
٥٣

١٢٧- فسن: [تفسير القمي] قوله «وَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا آلَ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ» عَذَابًا دُونَ ذَلِكَ قال عذاب الرجعة بالسيف (١٤).

١٢٨- فسن: [تفسير القمي] «إِذَا تَتَلَّى عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ» أي الثاني (١٥) «أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ» أي أكاذيب الأولين «سَنَسِيهُ عَلَى الْخُرْطُومِ» قال في الرجعة إذا رجع أمير المؤمنين و يرجع (١٦) أعداؤه فيسمهم بميسم معه كما توسم البهائم على الخراطيم الأنف و الشفتان (١٧).

(١) من المصدر.

(٢) أصول الكافي ج ١ ص ١٩٨ باب الأئمة هم أركان الأرض. حديث ٣.

(٣) بصائر الدرجات ص ٢١٩ ج ٤ باب ٩. حديث ١.

(٤) أصول الكافي ج ١ ص ١٩٦ باب الأئمة هم أركان الأرض. حديث ١.

(٥) أصول الكافي ج ١ ص ١٩٧ باب الأئمة هم أركان الأرض. ذيل حديث ١.

(٦) أصول الكافي ج ١ ص ١٩٧ باب الأئمة هم أركان الأرض. حديث ٢.

(٧) في المصدرين: قال: أما والله.

(٨) في الكافي إضافة: «الله».

(٩) فروع الكافي ج ٣ ص ٥٣٨ باب أدب المصدق. حديث ١. وتهذيب الأحكام ج ٤ ص ٩٦ باب الزيادات. حديث ٨.

(١٠) سورة الأحقاف: آية: ١٥.

(١١) سورة القصص. آية: ٥.

(١٢) سورة الأنبياء. آية: ١٠٥.

(١٣) تفسير القمي ج ٢ ص ٢٩٧. والآية من سورة الأحقاف: ١٥.

(١٤) تفسير القمي ج ٢ ص ٣٣٣ والآية من سورة الطور: ٤٧.

(١٥) في المصدر: «كُنِيَ عَنْ فُلَانٍ» بدل «أي الثاني».

(١٦) في المصدر: «ورجع» بدل «ويرجع».

١٢٩- فسن: [تفسير القمي] قوله تعالى «قُمْ فَأَنْذِرْ» قال هو قيامه في الرجعة ينذر فيها (١).

١٣٠- خص: [منتخب البصائر] مما رواه لي السيد الجليل بهاء الدين علي بن عبد الحميد الحسيني رواه بطريقه عن أحمد بن محمد الأيادي يرفعه إلى أحمد بن عتبة عن أبيه عن أبي عبد الله عليه السلام سئل عن الرجعة أحق هي قال نعم فقل له من أول من يخرج قال الحسين يخرج على أثر القائم عليه السلام قلت و معه الناس كلهم قال لا بل كما ذكر الله تعالى في كتابه «يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا» قوم بعد قوم (٢).

و عنه عليه السلام و يقبل الحسين عليه السلام في أصحابه الذين قتلوا معه و معه سبعون نبيًا كما بعثوا مع موسى بن عمران فيدفع إليه القائم عليه السلام الخاتم فيكون الحسين عليه السلام هو الذي يلي غسله و كفته و حنوطه و يواريه في حفرته (٣).

و عن جابر الجعفي قال سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول و الله ليملكن من (٤) أهل البيت رجل بعد موته ثلاثمائة سنة ويزداد تسعا قلت متى يكون ذلك قال بعد القائم عليه السلام قلت و كم يقوم القائم في عالمه قال تسع عشرة سنة ثم يخرج المنتصر إلى الدنيا و هو الحسين عليه السلام فيطلب بدمه و دم أصحابه فيقتل و يسبي حتى يخرج السفاح و هو أمير المؤمنين عليه السلام (٥).

و رويت عنه أيضا بطريقه إلى أسد بن إسماعيل عن أبي عبد الله عليه السلام أنه قال حين سئل عن اليوم الذي ذكر الله مقداره في القرآن «فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ» (٦) و هي كرة رسول الله عليه السلام فيكون ملكه في كثرته خمسين ألف سنة و يملك أمير المؤمنين في كثرته أربعة و أربعين ألف سنة (٧).

١٠٤
٥٣

شیعہ مذہب کا امام مہدی حضرات ابوبکر و عمر کی لاشوں کو پرانے درخت پر
لٹکانے کا حکم دیں گے

یامر المہدی بتصلیب جثث الشیخین علی شجرة قديمة

SHIA IMAM MEHDI WILL ORDER TO HANG THE DEAD BODIES OF
HAZRAT ABU BAKAR (RA) AND HAZRAT UMAR (RA).

بصار الدرجات از فاضل الجلیل محمد شریف بن شیر محمد شاہ رسولوی الباکستانی

۸۱

کوئی اور ہے کہیں گے ایسا نہیں قبروں
کی طرف دیواریں کھولی جائیں گی۔ نقیضے
فرمائیں گے کھودو اور ان کو نکالو اپنے آپس
سے کھودیں گے مسجد تک پہنچ جائیں گے
تو تازہ نکالے جائیں گے اصلی حالت میں
ہوں گے کفن اتار دیے جائیں گے، بہت
بڑے بوسیدہ درخت پر لٹکا دیے کا
حکم دیں گے، لٹکانے کے بعد درخت بڑا
برجائے گا۔ اور پھل دے گا شاخیں بند ہو
جائیں گی۔ ان کے ماننے والے کہیں گے خدای
قسم یہ شرف حق ہے ہم ان محبت اور ولایت
کا پیاب ہو گئے، ادا کرنے کے برابر بھی جس
دل میں ان کی محبت ہوگی وہ اگر انکی زیارت
کریں گے۔ مہدی علیہ السلام کی طرف اعلان ہوگا
جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو دوست
رکھتا ہے وہ ایک طرف ہو جائے مخلوق دو
حصوں میں بیٹ جائے گی۔ ایک ماننے والے
دوسرے نہ ماننے والے، مہدی علیہ السلام
ان کے دوستوں سے کہے گا ان سے بیزار ہو کر
وہ کہیں گے ہم بیزار ہی نہیں کرتے ہم ان
سے حق میں کچھ نہیں کہتے، اور اللہ کے پیارے
ہیں آپ کے نزدیک ان کی یہ قدر ہے
ہم پر ان کی فضیلت ظاہر ہو چکی ت

لنَقْبِہَا بِحُثْرٍ اَعْمَا وَ اَنْشُرْہَا فَيَنْتَحِثُونَ
بِاَیْدٍ حَتّٰی یَصْرِفُوا اِلَیْہِمَا فَيُخْرِجَانِ
مَنْفِیَ طَرَفَیْنِی کَصُورَ تِہَا فَاَیْکُفُّ
عَنْہُمَا کُفًّا نَامَا وَ یَاْمُرُ بِرَفْعِہِمَا عَلٰی
دَوْحَةٍ یَاسِبَةِ شَجَرَةٍ فَيُصَلِّیْہِمَا
عَلَیْہَا فَتُحِی الشَّجَرَةُ وَ تَوْرِقُ وَ تَوَلِّمُ
و یَطْوِلُ نَزْعُہَا فِیْ قَوْلِ الْمُرْتَابِزِ
بِئْنَ اَهْلِ وَا لَا یَسْتَرْہِمَا هَذَا وَ دَلَّ الشَّرِّ
حَقًّا وَ لَعَنَ فَرْنَا بِحَبِثِہُمَا وَ لَا یَسْتَرْہِمَا
وَ یُخْرِجُ مِنْ اَخْفٰی مَا فِیْ نَفْسِہِ وَ لَوْ مَقِیْسُ
حُبِّہِ مِنْ حُبِّہُمَا وَ لَا یَسْتَرْہِمَا فِیْ حُسْرٍ
وَ یَرُدُّہُمَا وَ یَرُدُّنَّہَا وَ یَنْشُرُونَ
بِہِمَا وَ یَنَادِیْ مَا دِی الْمَہْدِیْ عَلَیْہِ
السَّلَامُ کُلٌّ مِنْ حَبِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ
اللّٰہِ وَ صَاحِبِہِ فَلَنْفَرِدَ جَانِبًا فِیْجِی
الْفَتْحُ حَزِیْنًا اَخْدَعْنَا وَ زَالِ وَ الْاٰخِرُ
مُتَبَرِّزٌ مِنْہُمَا فِیْ عَرْضِ الْمَہْدِیْ عَلَیْہِ
السَّلَامُ عَلٰی اَوْیَاٰیِہُمَا الْبَرَاءَةُ مِنْہُمَا
فَیَقْرَأُونَ یَا مَہْدِیْ اَلْ رَسُوْلُ اللّٰہِ
بِہِ مَا نَتَرَا مِنْہُمَا وَ مَا کُنَّا نَقُوْلُ
لَہُمَا بِیَا اللّٰہِ وَ عِندَکَ هَذِہِ الْاَمْرَةُ
وَ مَنَّا الَّذِیْ یَدَاکُنَا مِنْ فَضْلِہُمَا
اَنْشُرَا الْبَاسِغَةَ مِنْہُمَا نَقْتَرَا اَیْنَ

جلاء العیون

جلد دوم

سوانح چہارده معصومین علیہم السلام

تالیف

ملا محمد باقر مجلسی بن علامہ محمد تقی مجلسی

ترجمہ

علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

ناشر

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباسؑ، لکھنؤ، انڈیا

فون نمبر - 260756, 269598

مجلد احوال زمان رجعت میں جو شخص رجعت میں پہلے لوٹے گا۔ اور قبر سے باہر آئے گا۔ وہ ہوگا۔ جبکہ قائم آل محمد ظاہر ہوں گے۔ میرے پاس ایک گروہ آسمان سے حاضر ہوگا۔ کہ اس سے پہلے وہ

۲۶۱

اس سے پہلے زمین پر نہ آئے ہوں گے اور جبریل و میکائیل۔ اسرافیل و شکرائے ملائکہ و محمد رسول اللہ علیٰ ابن ابی طالب امام حق مع جمیع ائمہ کہ وہ سب اپنا اہل حق نور پر سوار ہونگے اور کوئی مخلوق ان سے پہلے ان اپنا نور پر سوار نہ ہوگی۔ تشریف لائیں گے۔ بعد اس کے رسول خدا اپنے علم کو حرکت دے کے قائم آل محمد کے دست مبارک میں دیں گے۔ اور اپنی تلوار بھی ان کو دیں گے۔ اس حال میں ہم زمین پر ایک مدت تک رہیں گے اور خداوند عالم مسجد کوفہ سے ایک چشمہ آب چشمہ روضہ و چشمہ شیر جاری کرے گا۔ پس جناب امیر رسول خدا کی تلوار مجھے دے کے بجانب زمین مشرق و مغرب روانہ کریں گے کہ میں بروم خدا کو قتل کروں۔ اور سب بتوں کو جلاؤں۔ یہاں تک کہ جمیع بلاد ہندوستان کو فتح کروں۔ حضرت دانیالؑ دیو شیخ زندہ ہو کے جناب امیر المؤمنینؑ ان کو مع شتر آدمیوں کے بصرہ کی جانب روانہ کریں گے۔ کہ جا کر مخالفین بصرہ کو قتل کریں۔ اور ایک لشکر بلاد روم کی جانب روانہ کریں گے۔ کہ اس تمام ملک کو فتح کریں میں ہر مہم جو ان حرام گوشت کو مار ڈالوں گا۔ یہاں تک کہ زمین پر بغیر طبیعت و ظاہر دیکھنے اور کوئی باقی نہ رہے گا۔ یہود و نصاریٰ و جمیع مذاہب کو بجانب اسلام دعوت کروں گا۔ اور ان کو اسلام قبول کرنے یا قتل ہونے پر اختیار دے دوں گا۔ جو کوئی اسلام قبول کرے گا۔ اس کے ہمراہ احسان کروں گا۔ اور جو کوئی اسلام قبول نہ کرے گا۔ اسے قتل کروں گا۔ اور جو ہمارے شیعوں میں سے زمین پر ہوگا۔ خدا اس کے پاس ایک فرشتہ کو بھیجے گا۔ کہ وہ فرشتہ خاک اس کے چہرے سے پاک کرے اور اسے اس کی ازواج و مائیں بہشت میں دکھا دے اور زمین پر کوئی اندھا بہرا اور کسی طرح کا مبتلائے عوارض باقی نہ رہے گا۔ مگر یہ کہ وہ ہم اہل بیت کی برکت سے شفا پائے گا۔ اور برکت ہائے خداوند عالم اس درجہ زمین پر نازل ہوں کہ درختان دنیا میں اس قدر پھل لگیں کہ شاخیں ان درختوں کی پھلوں کی وجہ سے ٹوٹ جائیں اور ایسی کثرت ہو۔ کہ میوہ ہائے زمستان تا لسان اور میوہ ہائے تابستان زمستان میں لوگ کھا لیں گے۔ جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَبَرَكَةُ أَهْلِ الْقُرْبَىٰ آمَنُوا وَتَقْوَىٰ الْفِتْنَةِ عَلَيْهِمْ بُرَكَةُ اللَّهِ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
وَالْجِبَالِ كَذَٰلِكَ نَأْخُذُ نَا هُمْ جَمَاعًا ثُمَّ يُكْسِدُونَ ۝

یعنی اگر اہل شہر ایمان لائیں اور پرہیزگاری کریں۔ تحقیق کہ فرادان کریں گے ان پر برکتی زمین و آسمان سے نازل ہونگی۔ لیکن انہوں نے جیسا کہ ہم نے ان کو سزا دیا۔ بقابلان کے کرنا رہائے بد کے بعد اس کے حضرت نے فرمایا۔ خداوند عالم ہمارے شیعوں کو چاہتا ہے کہ امتیں نچستے گا۔ کہ ان پر کوئی چیز زمین کی مخفی نہ رہے گی۔ یہاں تک کہ ان کی اپنے گھر کی خبر چاہے زمین اس کے گھر کی

خبر اس کو پہونچا بیگی واضح ہو کہ خدا متہائے دنیا ان کے سئے موجب مزید عزت آخرت ہے۔ اور دوست خدا ان بلاؤں سے ذلیل نہیں ہوتے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ان کو ذلیل کیا۔ ان کے نام زمین پر بغیر لعن و نفرین مذکور نہیں ہوتے ان کی نسلیں منقطع ہو گئیں۔ اور نشان تک ان کی قبروں کا باقی نہیں اور خداوند عالم نے شہداء کے نام بلند کئے ہیں۔ اور ان کے علوم و کمالات نے عالم کو گھیر لیا ہے۔ دوست و دشمن نماز اور غیر نماز میں دود و صلوات بھیجتے ہیں۔ اور ان کی شفاعت سے بدرگاہ خداوند حاجت طلب کرنے میں مہجروں پر ان کے فضائل و مناقب ذکر کرتے ہیں۔ دہم و دینار کو سلاطین ان بزرگوں کے نام نامی سے مزین کرتے ہیں۔ بادشاہان زمین پر غبت از روئے اخلاص اپنی پیشانیاں ان شہدائے عالیشان کے آستان پر ملتے ہیں۔ ہزار ہا بندگان۔ خدا بרכת صلوات و دود بخشنے جاتے ہیں۔ اور ہزاروں زوار کی بרכת زیارت مغفرت ہوتی ہے۔ اور ہزاروں بרכת لعن دشمنان اہل بیت مستحق بہشت ہوتے ہیں اور ہزاروں بרכת گریہ و زاری و خرن داندہ مصائب اہل بیت اپنے صحیفہ گناہ کو لوٹ گناہ سے دھو ڈالتے ہیں۔ اور ہزاروں بרכת احادیث اہل بیت بدرجہ معرفت و یقین پہنچتے ہیں اور ہزاروں بרכת روایت و اخبار و نشر آثار آئمہ اطہار سعادت ابدی فائز ہوتے ہیں۔ اور ہزاروں مبتا بہت احادیث و اقتدائے بمقام اخلاق و محاسن آداب آراستہ ہوتے ہیں۔ اور ہزاروں کو رباط و ظاہر ان کے روضات مقدسہ میں شفا پاتے ہیں۔ اور ہزاروں مبتلائے بلا ہائے جسمانی و روحانی دار الشفائے روضات رفیعہ و علوم شیعہ اہل بیت رسالت سے صحت پاتے ہیں۔ جو لوگ کچھ بھی بصیرت رکھتے ہیں۔ مشاہدہ جلال بزرگوں ہار گاہ ذوالجلال سے بیہوش ہو جاتے اور قرب معنوی مقربان خداوند حمان سے ہر ساعت نصیحت و تنبیہ ہی پاتے ہیں۔ خداوند عالم ان کی بزرگی و جلالت و عظمت و شوکت بروز قیامت رجعت میں جمیع عالم پر ظاہر کر دے گا۔ پس کون سی جلالت و عظمت اس سے عظیم تر اور کون سی بزرگی اس سے بیشتر ہو سکتی ہے۔ اور کون سی اذیت و ذلت اسی جلال و عظمت کو دفع کر سکتی ہے۔

جوابات مشتمل بر دفع اعتراضات لیکن جو شبہ عوام کے دل میں غلط کرتا ہے کہ آنحضرت باوجودیکہ جانتے تھے کہ شہید ہو جائیں گے پھر کیوں کر بلا گئے اور کس لئے اپنے اہل بیت کو ہمراہ لے گئے۔ اس شبہ کے بہت جواب ہیں مہمل جواب یہ ہے کہ احوال پیشوایان دین کو مطابق اپنے حالات کے قیاس نہ کرنا چاہئے ان کی تکلیف اور تکلیف ہے اور وہ جو لوگ اس رفق و قدر حق سبحانہ تعالیٰ پر مطلع ہیں۔ ان کی تکلیف مثل ہماری تکلیف نہیں ہوتی۔ اور

اُردو ترجمہ
حقائقِ اربعین

جلد دوم

○
مُصَنَّفٌ

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

جناب سید بشارت حسین صاحب

ناشر

مجلسِ علمیِ اسلامی

(پاکستان)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نواں مقدمہ

رجعت کے ثبوت میں

واضح ہو کہ شیعوں کے اجماعی مسئلوں میں سے بلکہ فرقہ حقہ کے مذہب حق کی ضروریات سے حقیقت رجعت ہے یعنی قیامت سے پہلے حضرت قائم علیہ السلام کے زمانہ میں بہت نیک لوگوں کی ایک جماعت اور بہت بدکار لوگوں کی ایک جماعت دنیا میں واپس آئے گی۔ نیک لوگ اس لیے مبعوث ہوں گے کہ ان کی آنکھیں ان کے آئمہ اطہار کی حکومت و سلطنت دیکھ کر روشن ہوں اور ان میں سے بعض اپنی نیکیوں کا بدلہ دنیا میں پائیں اور بدکار لوگ اس لیے زندہ کئے جائیں گے کہ دنیا کے عذاب اور آزار ان کو پہنچیں اور اہلبیت رسالت کی عظیم سلطنت جس کو نہیں چاہتے تھے دیکھیں اور ان سے شیعوں کا انتقام لیا جائے اور بقیہ تمام لوگ قبروں میں رہیں۔ یہاں تک کہ قیامت میں محشور ہوں۔ چنانچہ بہت سی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ رجعت میں واپس نہیں آئے گا۔ مگر وہ شخص جو خالص ایمان رکھتا ہوگا۔ یا مطلق کفر کا حامل ہوگا۔ لیکن تمام لوگ اپنے حال پر (قبر میں) گذریں گے۔ اکثر علمائے شیعہ نے حقیقت رجعت پر اجماع کیا ہے۔ جیسے محمد بن بابویہ نے رسالہ اعتقادات میں شیخ مفید و سید مرتضیٰ و شیخ طبرسی و سید بن طاووس اکابر علمائے شیعہ و غیر ہم رضوان اللہ علیہم نے (اجماع کیا ہے) اور ہمیشہ علمائے امامیہ اور مخالفین کے درمیان اس مسئلہ میں نزاع رہی ہے۔ بہت سے شیعوں کے علماء و محدثین نے صرف اسی مسئلہ پر رسالے تالیف کئے ہیں۔ جیسا کہ ارباب رجال نے ذکر کیا ہے اور شیخ ابن بابویہ نے کتاب "من لا یحضر الفقیہ" میں روایت کی ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ وہ شخص ہم سے تعلق نہیں رکھتا جو ہماری رجعت پر ایمان نہ رکھتا ہو اور متعہ کو حلال نہ جانتا ہو۔ اور اس حقیر (مؤلف علیہ الرحمۃ) نے کتاب بحار الانوار میں دوسو سے زیادہ حدیثیں چالیسین^۴ سے زیادہ مصنفین علمائے امامیہ سے نقل کی ہیں جنہوں نے سچاس معتبر اصل کتابوں سے درج کی ہیں۔ جس کو شک ہو اُس کتاب کی جانب رجوع کرے۔ اور آیتیں جن کی تفسیر رجعت سے لگتی ہے بہت ہیں۔

پہلی آیت : یوم نبعث من کل امتا فرجا من یکنب بایاتنا۔ یعنی

جس روز کہ ہم مبعوث کریں گے ہر امت سے ایک گروہ کو جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں۔ بہت سی حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ آیت رجعت کے بارے میں ہے کہ حق تعالیٰ ہر امت میں سے ایک گروہ کو زندہ کرے گا۔ اور آیت قیامت وہ ہے جس میں فرمایا ہے۔ وحشرناھم فلم نخادر منھم احداً۔ یعنی ہم ان سب کو محشر کریں گے اور کسی کو ترک نہ کریں گے کہ زندہ نہ کریں اور فرمایا کہ آیتوں سے مراد امیر المومنین ہیں۔

دوسری آیت : خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے کہ واذا وقع القول علیہم

اخرجناھم دابة من الارض تکلمھم ان الناس کانوا بایاتنا لا یوقنون یعنی جب اُن پر عذاب الہی واقع ہوگا یا یہ کہ جس وقت قیامت کے نزدیک اُن پر عذاب نازل ہوگا تو ہم اُن کے لیے زمین سے دابہ نکالیں گے جو ان سے باتیں کرے گا۔ جو انسان تھے اور ہماری آیتوں پر یقین نہ رکھتے تھے۔ بہت سی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ اس دابہ سے مراد علی علیہ السلام ہیں جو قیامت کے نزدیک ظاہر ہوں گے اور جناب موسیٰ کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگشتری آپ کے پاس ہوگی۔ عصا کو مومن کی دونوں آنکھوں کے درمیان مس کریں گے تو مومن ہونے پر نقش ہو جائیگا اور انگشتری کافر کی دونوں آنکھوں کے درمیان لگائیں گے، تو نقش ہو جائے گا کہ یہ ”حقا کافر ہے“۔

عامہ نے بھی مثل اس کے حدیث اپنی کتاب میں لکھی ہے اور عمار اور ابن عباس وغیرہ سے روایت کی ہے اور صاحب کشاف نے روایت کی ہے کہ دابہ کوہ صفا سے ظاہر ہوگا۔ اُس نے ساتھ عصائے موسیٰ اور انگشتری سلیمان ہوگی۔ وہ عصا کو مومن کی پیشانی پر سجدہ کی جگہ یا دونوں آنکھوں کے درمیان مس کریں گے تو سفید نقطہ پیدا ہو جائے گا جس سے اُس کا تمام چہرہ چمکتے ہوئے ستارے کی مانند روشن ہو جائے گا۔ یا یہ کہ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ جائے گا۔ کہ ”مومن“ ہے اور انگشتری کافر کی ناک پر لگائیں گے تو سیاہ نقطہ پیدا ہو جائے گا۔ جس سے اُس کا تمام چہرہ سیاہ ہو جائے گا۔ یا اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھ جائے گا۔

بیان کرتے ہیں کہ بعض قاریوں نے تکلمہ سلمہ کی غیر تشدید کے پڑھا ہے۔ یعنی اُن کی پیشانی پر زخم ہو جائے گا۔ اور عامہ و خاصہ کی متواتر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام خطبوں میں فرماتے تھے کہ میں صاحب عصا و میم ہوں یعنی وہ چیز جس سے داغ کیا جاتا ہے اور عامہ نے ابوہریرہ، ابن عباس اور اصبح بن نباتہ وغیرہم سے روایت کی ہے کہ دابة الارض امیر المومنین ہیں۔ اور ابن عباس نے کتاب ما انزل من القرآن فی الامم میں اصبح بن نباتہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ معاویہ نے مجھ سے خطاب کیا اور کہا کہ تم گروہ شیعہ گمان کرتے

وہ آیتیں جس روز کہ ہم مبعوث کریں گے ہر امت سے ایک گروہ کو جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں۔

دابة الارض امیر المومنین ہیں۔

ہو کہ دابۃ الارض علی ہیں۔ میں نے کہا کہ فقط ہم ہی نہیں کہتے یہود بھی ایسا ہی کہتے ہیں۔ یہ سن کر معاویہ نے علمائے یہود میں سب سے بڑے عالم کو بلایا اور پوچھا کہ تم اپنی کتابوں میں دابۃ الارض کا نشان پاتے ہو۔ اُس نے کہا ہاں۔ معاویہ نے پوچھا وہ کیا ہے۔ اُس نے کہا ایک مرد ہے پوچھا اُس کا نام کیا ہے؟ اُس نے کہا الیا۔ معاویہ نے کہا الیا علی سے کس قدر ملتا ہوا ہے۔

تیسری آیت : ان الذی فرض علیک القرآن لراؤک الی معاد، یعنی بیشک خدا نے تم پر قرآن واجب کیا ہے۔ یقیناً تم کو معاد کی جانب واپس کرے گا یعنی اپنے مقام پر بہت سی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ مراد رجعت میں جناب رسول خدا کی دنیا میں واپسی ہے۔

چوتھی آیت : قول خدا کے مطابق۔ ولئن قتلتم فی سبیل اللہ او متہم لالی اللہ تحشرون۔ یعنی اگر تم راہ خدا میں قتل کئے جاؤ، یا تمہاری وفات ہو جائے تو یقیناً خدا کی جانب محشور ہو گے۔ بہت طریقوں سے منقول ہے کہ یہ آیت رجعت کے بارے میں ہے اور سبیل اللہ علیٰ اور آپ کی ذریت کا راستہ ہے جو اس آیت پر ایمان رکھتا ہوگا۔ اُس کے لیے قتل ہونا اور ایسی موت سے کہ اگر ان کی راہ میں قتل ہوگا۔ ان کی رجعت میں واپس آئے گا تاکہ بعد میں اُس کی وفات ہو۔ اگر مر جائے تو رجعت میں واپس آئے گا تاکہ ان کی راہ میں قتل ہو۔ ایضاً خدا کے اس قول کے بارے میں فرمایا ہے کل نفس ذائقۃ الموت یعنی جو قتل ہوگا اور موت کا ذائقہ چکھے ہوگا وہ یقیناً رجعت میں دنیا میں واپس آئے گا تاکہ موت کا مزہ چکھے۔

پانچویں آیت : قول خدا واذا اخذ اللہ میثاق النبیین لَمَا ایتنکم من کتاب وحکمۃ ثم جائکم رسول مصلح لَمَا مَحکم لتؤمنن بہ ولتنبھرنہ قال اقرتم و اخذتم علی ذلکم اصری قالوا اقرنا قال فاشھدوا ولوانا معکم من الشاہدین۔ یعنی اُس وقت کو یاد کرو جبکہ خدا نے پیغمبروں سے عہد لیا کہ یقیناً ہم نے تم کو کتاب و حکمت عطا کی ہے۔ پھر تمہاری طرف وہ رسول آئے گا جو تمہاری تصدیق کرے گا۔ لہذا تم کو لازم ہے کہ اُس پیغمبر پر ایمان لاؤ اور اُس کی مدد کرو۔ خدا نے فرمایا کہ کیا تم نے میرا یہ عہد و پیمان قبول کیا اُن پیغمبروں نے کہا ہاں ہم نے اقرار کیا تو فرمایا کہ ایک دوسرے پر گواہ رہو۔ اور میں تم پر گواہ ہوں۔ بہت سی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ یہ نصرت زمانہ رجعت میں ہوگی۔ چنانچہ سعد بن عبد اللہ نے اپنی کتاب بصائر الدرجات میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ رسول خدا پر ایمان لائیں گے اور رجعت میں جناب امیرؑ کی نصرت کریں گے۔ پھر فرمایا خدا کی قسم کہ جس پیغمبر کو خدا نے مبعوث کیا ہے آدم سے لے کر جس قدر اُن کے بعد ہوئے۔

فأخبر سبحانه أن أهل العقاب لوردتهم إلى الدنيا لعادوا إلى الكفر والعناد مع ما شاهدوا في القبور وفي المحشر من الأهوال وماذا أقوا من أليم العذاب .

وقال رحمه الله في الارشاد عند ذكر علامات ظهور القائم عليه السلام : وأهوات ينشرون من القبور حتى يرجعوا إلى الدنيا فيتعارفون فيها بما كانوا يتزاورون .

وفي المسائل السروية أنه سئل الشيخ قدس الله روحه عن ما يروى عن مولانا جعفر بن محمد الصادق عليه السلام في الرجعة ، وما معنى قوله : ليس منا من لم يقل بمتعتنا ويؤمن برجعتنا (١) أي حشر في الدنيا مخصوص للمؤمن أو لغيره من الظلمة الجبارين قبل يوم القيامة .

فكتب الشيخ - رحمه الله - بعد الجواب عن المتعة وأما قوله عليه السلام : من لم يقل برجعتنا فليس منا ، فأنما أراد بذلك ما يختص من القول به في أن الله تعالى يحشر قوماً من أمة محمد عليه السلام بعد موتهم قبل يوم القيامة ، وهذا مذهب يختص به آل محمد عليه السلام ، والقرآن شاهد به ، قال الله عز وجل في ذكر الحشر الأكبر يوم القيامة : وحشرناهم فلم تغادر منهم أحداً (٢) وقال سبحانه في حشر الرجعة قبل يوم القيامة : و يوم نحشر من كل أمة فوجاً ممن يكذب بآياتنا فهم يوزعون (٣) فأخبر أن الحشر حشران : عام وخاص .

(١) رواه الصدوق مرسل في الفقيه ج ٢ ص ١٤٨ كما مر في ص ٩٢ من هذا المجلد تحت الرقم ١٠١ وللفظه : ليس منا من لم يؤمن بكرتنا ، ولم يستحل متعتنا ، ورواه في الهداية على ما في المستدرک ج ٢ ص ٥٨٧ وللفظه وليس منا من لم يؤمن برجعتنا ولم يستحل متعتنا .

قال الشيخ الحر العاملي في كتابه الايقاظ من الهجمة ص ٣٠٠ في معنى الخبر : وهذا الشير للمتكلم ومعه غيره - يعني ما في قوله عليه السلام : كرتنا ورجعتنا - دال بطريق الحقيقة على دخول الصادق عليه السلام في الرجعة ، ومعه جماعة من أهل العصمة عليهم السلام أو الجميع ، ولا خلاف في وجوب الحمل على الحقيقة مع عدم القرينة انتهى .

(٢) الكهف : ٤٧ . (٣) النمل : ٨٣ .

مَحْذُورُ الْأَخْبَارِ

الجامعة لذري أخبار الأئمة الأطهار

تأليف

المعلم العلامة المحقق الميرزا محمد باقر المجلسي

الشيخ محمد باقر المجلسي

قدس سره

١١٣٧ - ١١١٠ هـ

طبعة جديدة تصحفت وتصحفت

بإشراف لجنة من العلماء

دار لحاء التراث العربی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ فَمَا وَلَوْ قُلُوبُكُمْ لَا تَدْرُونَ
مَوْعِدَ اللَّهِ مِنْ دُونِ بَرَاءَتِ سَيِّئِ كَيْفَ كَرِهَ

اصلاحِ شیعہ

اہل تشیع کے اپنے مذہب کے تصادم کی تاریخ

شیعہ کے اپنے عقائد و اعمال سے انحراف کے تاریخی پس منظر
علمی تنقیدی جائزے اور قابل عمل اسلامی تعاون پر مشتمل یہ کتاب
ایک بلند پایہ شیعہ محقق عالم کی تصنیف ہے جس کا مطالعہ شیعہ و سنی
عوام و خواص سب کے لئے یکساں مفید ہے۔

عربی

ڈاکٹر موسیٰ الموسوی

اردو

ابو مسعود الیامام

تو وہ قطعی طور پر نااہل ہیں، تاہم کچھ علماء شیعہ نے ان نظریوں کو اپنایا بھی ہے اور کچھ کتابیں بھی
لکھی گئی ہیں لیکن اس سب کچھ سے بڑھ کر حیران کن امر یہ ہے کہ رجعت و بداع کے نظریے ان
”زیارات“ میں وارد ہوئے ہیں جنہیں شیعہ اپنے ائمہ کے مقبروں اور زیارت گاہوں کے سامنے
”حب دروز پڑھتے ہیں لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا اگر شیعہ کے دل و دماغ پر قابض مذہبی قیادتوں
کا ارادہ اور عبادتوں پر اعتراض کیا ہو یا ان کے مضامین کو زیارات میں سے حذف کر دینے
کا مطالبہ کیا ہو یا ان کے مضامین کی تردید کی ہو، حالانکہ ان میں سے بعض قائدین اپنی خاص مجلسوں
میں نظریہ رجعت و بداع کے عقائد کو اپناتے ہیں یا انہماک اور ان پر تفسیر کرتے رہے لیکن
اسلامیہ طور پر کبھی اور اسے نہیں کیا، اس لئے میں نے محسوس کیا کہ احساسِ فرض مجھ سے
تفادد کرنا ہے کہ اس کتاب کو ان دونوں نظریات کے ساتھ مکمل کروں۔ پہلے ہم رجعت
کا ذکر کرتے ہیں۔

شیعہ مذہب میں رجعت کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت علیؑ سے لے کر گیارہویں امام حسن
عسکریؑ تک تمام ائمہ شیعہ اس دنیا میں دوبارہ آئیں گے تاکہ اس معاشرہ پر حکومت کریں،
جس میں امام مہدیؑ عدل و انصاف کی بنیادیں مضبوط کر چکے ہوں گے۔ امام مہدیؑ ائمہ کی دوبارہ
آمد سے قبل ظاہر ہوں گے اور تمام روئے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے اور اپنے
آباد و آباد کی دوبارہ آمد اور عزائم حکومت سنبھالنے کی راہ ہموار کریں گے اس کے بعد ائمہ
میں سے ہر ایک اپنی امامت کی ترتیب کے مطابق اپنے عہد میں حکومت کریں گے۔
تو یہ سب کچھ ہوا کرتا ہے اور اس کے بعد دوبارہ آئیں گے تاکہ اس معاشرہ پر حکومت کریں،
جس میں امام مہدیؑ عدل و انصاف کی بنیادیں مضبوط کر چکے ہوں گے۔ امام مہدیؑ ائمہ کی دوبارہ
آمد سے قبل ظاہر ہوں گے اور تمام روئے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے اور اپنے
آباد و آباد کی دوبارہ آمد اور عزائم حکومت سنبھالنے کی راہ ہموار کریں گے اس کے بعد ائمہ
میں سے ہر ایک اپنی امامت کی ترتیب کے مطابق اپنے عہد میں حکومت کریں گے۔
تو یہ سب کچھ ہوا کرتا ہے اور اس کے بعد دوبارہ آئیں گے تاکہ اس معاشرہ پر حکومت کریں،
جس میں امام مہدیؑ عدل و انصاف کی بنیادیں مضبوط کر چکے ہوں گے۔ امام مہدیؑ ائمہ کی دوبارہ
آمد سے قبل ظاہر ہوں گے اور تمام روئے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے اور اپنے
آباد و آباد کی دوبارہ آمد اور عزائم حکومت سنبھالنے کی راہ ہموار کریں گے اس کے بعد ائمہ
میں سے ہر ایک اپنی امامت کی ترتیب کے مطابق اپنے عہد میں حکومت کریں گے۔

اُردو ترجمہ
حقائقِ اربعین

جلد دوم

○
مُصَنَّف

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

جناب سید بشارت حسین صاحب

ناشر

مجلسِ علمیِ اسلامی

(پاکستان)

کی قدر و منزلت ہے۔ اس لیے اُن سے بیزاری نہ کی تو آج کس طرح بیزاری کریں جبکہ ان کی بہت سی کرامتیں ہم پر ظاہر ہو چکی ہیں اور ہم کو علم ہو چکا کہ وہ مقربانِ بارگاہِ رب العزت ہیں۔ بلکہ ہم آپ سے بیزار ہیں اور اُن سے بھی جو آپ پر ایمان لائے ہیں اور اس سے بھی جو اُن پر ایمان نہیں لایا اور اُس سے بھی ہم بیزار ہیں جو اُن کو اس ذلت و خواری سے قبر سے باہر لایا اور وارپکھینچا۔ اُس وقت حضرت مہدیؑ ایک سیاہ ہوا کو حکم دیں گے کہ ان پہ چلے اور اُن کو ملاک کرے۔ پھر حکم دیں گے کہ ان دونوں کو دار سے نیچے لائیں۔ پھر اُن کو بقدرتِ خدا اندھا کریں گے اور خلایق کو حکم دیں گے کہ جمع ہوں۔ پھر ہر ظلم و جور جو ابتدائے عالم سے آخر تک ہوا اُن سب کا گناہ اُن کی گردن پر لازم قرار دیں گے اور سلمانِ فارسی کو مارنے اور امیر المومنینؑ کے خانہ اقدس کو آگ لگانے اور جنابِ فاطمہ علیہا السلام اور حسن و حسین علیہما السلام کو جلانے اور امام حسنؑ کو زہر دینے اور امام حسینؑ اور اُن کے اطفال اور اُن کے چچا کی اولاد کو اور اُن کے دوستوں اور مددگاروں کو قتل کرنے اور ذریتِ رسولؐ کو اسیر کرنے اور ہر زمانہ میں آلِ محمدؐ کا خون بہانے اور ہر خون جو ناحق بہا یا گیا اور ہر زنا جو عالم میں کیا گیا اور ہر سودا اور حرام جو کھایا گیا اور ہر گناہ، ظلم اور ستم جو قیام قائم آلِ محمدؐ تک واقع ہوا۔ سب اُن ہی دونوں کی گردنوں پر بار کیا جائے گا کہ تم ہی سے سرزد ہوا۔ اور وہ دونوں اعتراف و اقرار کریں گے کیونکہ اگر روزِ اولِ خلیفہ برحق کا حق غصب نہ کرتے تو یہ سب نہ ہوتا۔ پھر حکم دیں گے کہ ہر ظلم کے عوض جو شخص موجود ہو ان دونوں سے قصاص لے۔ پھر اُن کے لیے فرمائیں گے کہ درخت سے لٹکا دیں اور ایک آگ کو حکم دیں گے کہ زمین سے برآمد ہو اور اُن کو درخت کے ساتھ جلائے۔ اور ایک ہوا کو حکم دیں گے کہ ان کی راکھ کو دریاؤں میں پھینک دے۔

مفضل نے عرض کی کہ اے میرے مولا! کیا یہ ان کا آخری عذاب ہوگا فرمایا افسوس اے مفضل! خدا کی قسم شہیدِ اکبر حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صدیقِ اکبر امیر المومنین علیہ السلام اور فاطمہ زہراؑ اور حسن مجتبیٰؑ اور حسین شہیدِ کربلا علیہم السلام اور سارے ائمہ و مومنین صلوات اللہ علیہم زندہ ہوں گے اور جو شخص محض خالص ایمان رکھتا رہا اور جو کافر محض رہا ہوگا سب کے سب زندہ ہوں گے اور تمام ائمہ اطہارؑ اور مومنین کے لیے ان پر عذاب کیا جائے گا۔ یہاں تک ایک شبانہ روز میں ہزار مرتبہ اُن کو مار ڈالیں گے اور زندہ کریں گے۔ پھر خدا جہاں چاہے گا اُن کو لے جائے گا اور معذب کرے گا۔

وہاں سے حضرت مہدیؑ کو فر کی جانب متوجہ ہوں گے اور کوفہ و نجف کے درمیان چھپا لیں۔ ہزار فرشتوں اور چہ ہزار جنوں اور تین سو تیرہ نقیبوں کے ساتھ قیام فرمائیں گے۔ مفضل نے پوچھا کہ زورا

کے درمیان واقع ہوگا اس پر کس قدر تعجب بلکہ بالکل تعجب ہے۔ یہ سن کر ایک مرد شرط الخمیس نے پوچھا کہ کیسا تعجب ہے جو آپ فرماتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ تعجب نہ کروں اس سے کہ چند مہرے زندہ ہوں گے اور تلوار زندوں کے سروں پر ماریں گے۔ اس خدا کی قسم جس نے داند کو شگافتہ کیا اور سبزہ باہر نکالا اور خلافت کو پیدا کیا گویا میں دیکھتا ہوں کہ وہ لوگ کوفہ کے بازاروں میں چلتے ہیں اور برہنہ شمشیریں اپنے کانڈھوں پر رکھے ہوئے ہیں اور خدا اور رسول اور مومنوں کے دشمنوں کے سروں پر مارتے ہیں۔ یہ ہے اس آیت کے معنی جو خدا نے فرمایا ہے کہ یا ایہا الذین امنوا لا تقولوا قوما غضب اللہ علیہم قد یلٰسوا من الآخرۃ کما یلٰس الکفار من اصحاب القبور۔ اے مومنو! اس قوم سے دوستی مت کرو جن پر خدا نے غضب فرمایا ہے بیشک وہ لوگ آخرت سے ناامید ہو گئے ہیں جس طرح اہل قبور میں کفار ناامید ہو گئے ہیں۔ ابن بابویہ نے علل الشرائع میں روایت کی ہے کہ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جب ہمارا قائم ظاہر ہوگا عائشہ کو زندہ کرے گا تاکہ اس پر حد جاری کرے اور جناب فاطمہؑ کا انتقام لے اور شیخ مفید نے ارشاد میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب آل محمدؑ کے قائم کا قیام ماہ جمادی الاخر میں ہوگا۔ اور رجب کے دس روز میں ایسی بارش ہوگی کہ دنیا والوں نے کبھی نہ دیکھی ہوگی۔ پھر خداوند بزرگ دوبرتر اس بارش سے مومنین کے گوشت اور بدن کو ان کی قبروں میں پیدا کرے گا۔ گویا میں ان کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ قبیلہ جہنیم کی جانب سے خاک قبر اپنے سروں سے جھاڑتے ہوئے آرہے ہیں۔ نیز انہیں حضرت سے روایت کی ہے کہ حضرت قائمؑ کے ساتھ پشت کوفہ یعنی نجف اشرف سے ستائیس افراد حضرت موسیٰ کی قوم سے پندرہ افراد ان میں سے جن کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ حق کے ساتھ ہدایت کرتے تھے۔ اور حق کے ساتھ عدالت کرتے تھے اور سات افراد اصحاب کف سے اور یوشیج بن لون اور سلمانؑ اور جابر بن عبد اللہ انصاری اور مقداد اور مالک اشتر آئیں گے اور یہ تمام خاصان خدا ان حضرت کے سامنے ہوں گے اور آپ کے مددگار اور حاکم یعنی لوگوں پر آپ کی جانب سے حاکم ہوں گے۔ عیاشی نے بھی اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔ اور نعمانی نے روایت کی ہے کہ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا جب قائم آل محمد علیہم السلام ظاہر ہوں گے۔ خدا ان کی ملائکہ سے مدد کرے گا اور سب سے پہلے جو شخص ان کی بیعت کرے گا وہ محمد ہوں گے ان کے بعد علی ہوں گے۔

(کیونکہ وہ امام، امام زمانہ ہوں گے)۔

اور شیخ طوسی اور نعمانی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت قائمؑ کے ظہور کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ ہے کہ حضرت برہنہ بدن قرص آفتاب کے سامنے ظاہر

یہ حدود کی تاویل میں فرمایا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ یہ ایک مثال ہے جس کو خدا نے طبیعت رسالت کے لیے دی ہے تاکہ آنحضرت کی تسلی کا باعث ہو۔ کیونکہ فرعون اور ہامان اور قارون نے بنی اسرائیل پر ستم کئے ہیں۔ ان کو اور ان کی اولاد کو مار ڈالتے تھے اور اس امت میں اُس کی مثال اول، دوم اور سوم اور ان کی پیروی کرنے والے تھے جو اہلبیت رسالت کے قتل اور ان کو مٹانے کی کوشش کرتے تھے۔ خداوندِ عالم نے اپنے پیغمبر سے وعدہ فرمایا ہے کہ جس طرح ہم نے موسیٰؑ کی ولادت کو چھپایا اور فرعون سے ان کو مخفی رکھا۔ اُس کے بعد ان کو ظاہر کیا۔ اور فرعون اور اُس کی متابعت کرنے والوں پر غالب کیا۔ اُس کے بعد ان سب کو انہی کے ہاتھ سے ہلاک کیا۔ اسی طرح حضرت قائمؑ اور آپؐ کی ولادت کو پوشیدہ رکھوں گا اور ان کے زمانوں کے فرعونوں سے ان کو پنہاں رکھوں گا۔ اور رجعت میں ان کو ان کے دشمنوں پر غالب کروں گا۔ تاکہ ان سے اپنا انتقام لیں۔ لہذا آیات کی تاویل اس طرح ہے یعنی ہم چاہتے ہیں کہ ان پر احسان کریں جن کو زمین پر کمزور کر دیا ہے۔ جو اہلبیت رسالت میں اور ہم ان کو امام واپس کریں گے اور روئے زمین کے وارث قرار دیں گے۔ روئے زمین کی بادشاہی ان کے لیے مسلم ہوگی۔ اور ہم ان کو ممکن و اقتدار زمین پر دیں گے تاکہ باطل کو مٹائیں اور حق کو ظاہر کریں اور ان کے لشکر ان کے دشمنوں کو دکھائیں۔ جنہوں نے آلِ محمدؐ کا حق غصب کیا منہلہ یعنی آلِ محمدؐ جو قتل اور آزار سے ڈرتے تھے۔ اسی طرح امام حسین علیہ السلام اور آپ کے اصحاب زندہ کیے جائیں گے اور ان کے قتل کرنے والوں کو بھی زندہ کیا جائے گا تاکہ ان سے انتقام لیں۔ چنانچہ قطبِ اوندی وغیرہم نے جابر سے انہوں نے امام محمدؑ باقرؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے شہادت سے پہلے کربلا میں فرمایا کہ میرے جد جناب رسولِ خداؐ نے مجھ سے فرمایا کہ اے فرزند تم کو عراق کی جانب اشد قیالے جائیں گے۔ اُس زمین پر جہاں انبیاء اور اوصیاء نے ایک دوسرے سے ملاقات کی ہے یا کریں گے اُس زمین کو غمور کہتے ہیں تم اُسی جگہ شہید ہو گے اور تمہارے اصحاب کی ایک جماعت تمہارے ساتھ شہید ہوگی۔ ان کو لوہے سے قتل ہونے اور زخم کھانے کی تکلیف و اذیت نہ پہنچے گی جس طرح خداوندِ عالم نے جناب ابراہیمؑ پر آگ کو سرد اور باعثِ سلامتی قرار دیا تھا۔ اسی طرح جنگ کی آگ تم پر اور تمہارے اصحاب پر سرد اور سلامتی کا سبب ہوگی۔ لہذا تم کو خوشخبری ہو اور تم خوش رہو۔ کیونکہ ہم اپنے پیغمبر کے پاس جاتے ہیں اور اس عالم میں اتنی مدت تک رہیں گے جس قدر خدا چاہے گا۔ لہذا جب زمین شکافتہ ہوگی تو سب سے پہلے جو شخص زمین سے باہر آئے گا میں ہوں گا۔ اور میرا باہر آنا امیر المومنین کے باہر آنے کے موافق ہوگا۔ اور ہمارے قائم کا قیام تو اُس وقت خداوندِ تعالیٰ کی جانب سے آسمان سے وہ گروہ جبریل و میکائیل

رجعت

(حکومت خاندان رسالت)

آقای محمد غادی شیرازی



ولای العصر پبلیشرز

فرمانِ رجعت

رجعت کا فرمان بھی، ظہور کے فرمان کی طرح خداوند تعالیٰ کی طرف سے موجود ہے۔ کہ خالص مومنین جو سالہا سال اس جہان میں زندگی گزار کر چلے گئے ہیں قیامت سے پہلے اس دنیا میں پلٹ کر آئیں گے تاکہ خداوند کریم کی قدرت کا جلوہ حکومتِ حق کے زمانے میں حضرت امام ہدیٰ آخر الزمان علیہ السلام کے ذریعے دیکھیں۔

امام ہدیٰ آخر الزمان علیہ السلام کی حکومت کے دور میں اہل بیت رسول اکرم کے خالص دوست دنیا میں پلٹ کر آئیں گے تاکہ اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کریں کہ اُن کے دشمنوں سے کس طرح انتقام لیا جاتا ہے۔ جن لوگوں نے محسنِ شہید ابنِ فاطمہؑ کے لیے عمر بھر گریہ و زاری کی وہ قدرتِ الہی کی طرف سے لیے جانے والے انتقام پر شاہد ہوں کہ دشمنانِ حضرت فاطمہؑ از ہر اسے خونِ محسن کا کیسے انتقام لیا جاتا ہے اور اسی طرح تاریخِ دنیا میں جتنا ناحق خون گرایا گیا۔ اس کا بدلہ ان ظالموں ستم گاروں سے لیا جائے گا۔

بائبل کے ماننے والے بائبل کا انتقام لینے کے موقع پر موجود ہو کر دیکھیں کہ قابیل اور قابیل کے ماننے والوں سے اللہ تعالیٰ کس طرح انتقام لیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام خالص مومنین جو مظلومانہ زندگی بسر کر کے دنیا سے چلے گئے تھے وہ دنیا میں لوٹیں گے تاکہ اُن کا انتقام اور ان کا حق منافقوں، ظالموں، تجاذز گروں سے لیا جائے۔

”رجعت“ کے متعلق خداوند کریم کا فرمان ہے کہ خدا ہی علیٰ کُلِّ شئی قَدِیر ہے جو مردہ لوگوں کو جن کی ہڈیاں اور گوشت گل شرچکا ہو گا ایک نئی زندگی عطا کرے گا اور دنیا میں لوٹائے گا تاکہ اس شکوہ مند جہان کا نظارہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا اور کون سی طاقت ہے جو اُن مردوں کو نئی زندگی عطا کرے۔

”رجعت“ تمام روئے زمین پر بدلہ کے لیے عدل و انصاف ظاہر ہو گا۔ ہزاروں انسان جو زیرِ زمین دفن ہو چکے ہیں۔ صرف ایک فرمان الہی سے انہیں زندگی مل جائے گی عدالت الہی میں مقدمہ کے لیے عمومی طور پر شریک ہوں گے تاکہ مظلوم کا حق بدلہ جب ظالم سے لیا جائے تو اس وقت وہ خود بھی عینی گواہ بن کر موجود ہوں۔

جب قادر مطلق کا زمانہ دیکھیں تو اس کو مد نظر رکھتے ہوئے کسی کو چوں چوں کی گنجائش نہیں رہتی اس لیے قادر مطلق نے اس جہان کو عدم وجود میں ہی نبشتا اور روزِ محشر تمام مغلوب جہان کو اپنی بدگاہ میں اکٹھا فرما کرے گا۔ جو اتنی قدرت کا ملکہ کا مالک ہے اس کے لیے کون سی چیز مانع ہے اگر وہ

انتقال کردہ لوگوں میں سے بعض کو اس دنیا میں لوٹائے۔ تاکہ اپنی دیرینہ خواہش کو پورا ہوتا دیکھیں اور حکومتِ حق کی لذت سے بہرہ مند ہوں۔ صحیح حکومتِ اسلامی کے سائے میں کچھ مدت زندگی بسر کریں۔ اور بعض خون آشام گمراہوں کو دنیا میں لوٹائے تاکہ محرومین کا حق ان سے لیا جائے نیز دوسروں کے لیے باعثِ عبرت ہو اور تو اس کے لیے مشکل نہیں ہے (مثعلیٰ ہدایت، صدائے عدالت، حضرت علیؑ امیر مومنان دنیا میں واپس لوٹائے جائیں گے تاکہ اُن کی قدردانیت سے آشنائی ہو جائے۔

سید الشہداء کشتی نجات کے سالار حضرت امام حسینؑ کو لوٹایا جائے گا۔ تخت حکومت الہیہ پر تکیہ نشین ہوں گے تاکہ کربلا میں خون ناحق نہ گرا سکے والوں، اُحد و بدر کے مقتولوں غیبت کبریٰ تک بے گناہ مقتولوں کا بدلہ انتقام لیتے وقت، یعنی شاہد بن کر قدرت الہیہ کا انصاف ملاحظہ فرمائیں۔

قادر مطلق، خالق کائنات کا فرمان رجعت صادر ہوگا تو وہ تمام لوگ جن کے بارے میں قلم قضا سے لوح تقدیر پر لکھا گیا ہے کہ اس دنیا میں پلٹیں لوٹیں گے اور مسلح غیبی کی حکومت پر یہ دنیا پر مشاہدہ کریں گے۔

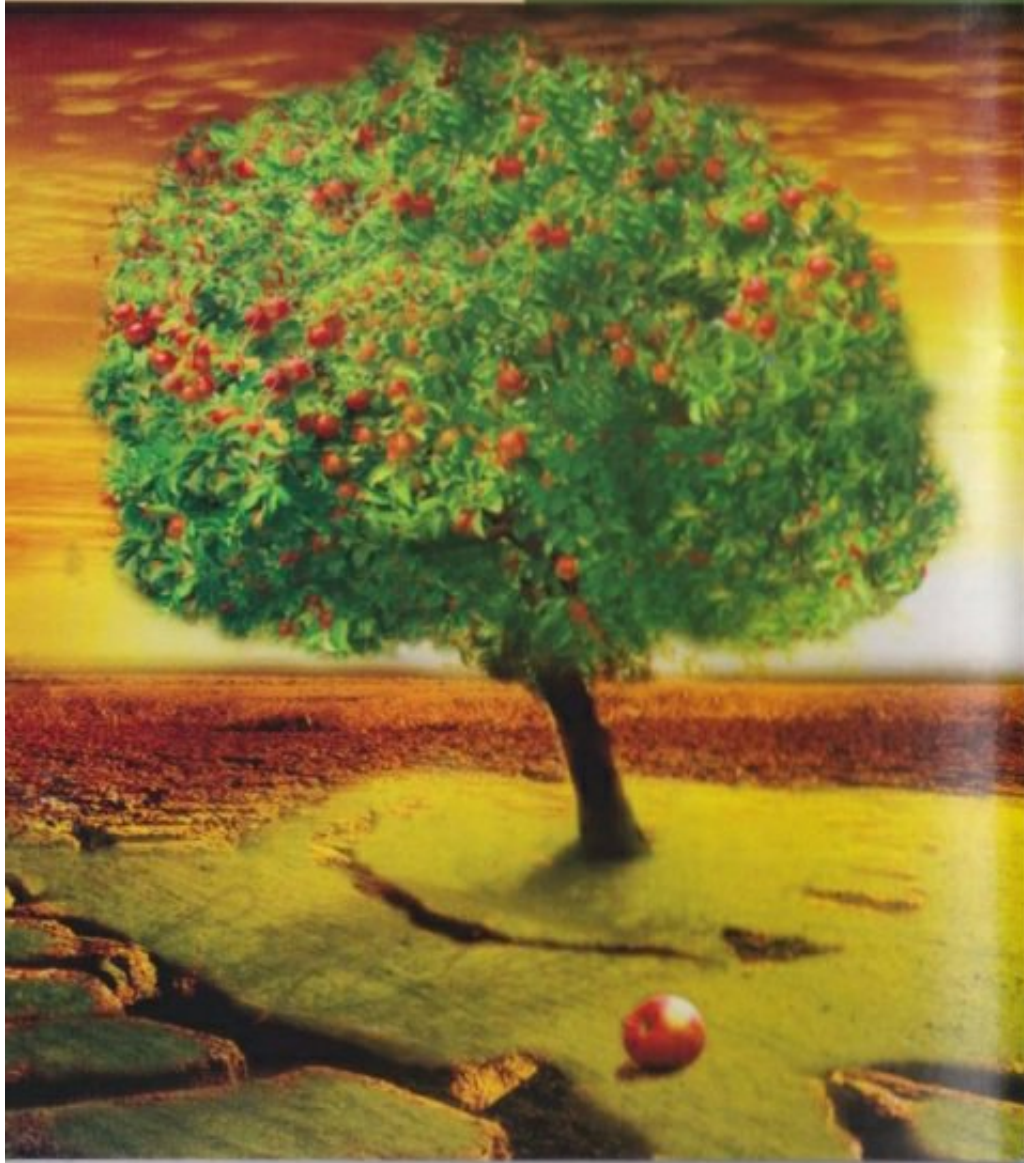
اب دلائل رجعت کے بارے میں قرآن پاک سے پیش کیے جائیں گے۔
فرمان امام اہدئی آخر الزمان:

ہمارا علم تمہارے تمام حالات	فَاتَا يُحِيطُ عَلَمُنَا
کو احاطہ کیے ہوئے ہے۔	بَابُنَا رَحْمَتُكُمْ وَ
تمہارے احوال سے کوئی چیز	لَا يَعْزُبُ عَنَّا
ہمارے لیے پوشیدہ نہیں	شَيْءٌ مِّنْ أَخْبَارِكُمْ

ہے۔

قرآن اور حدیث
کی روشنی میں

رجعت



اَللّٰهُمَّ اِنْ حَالَ
بَيْنِيْ وَ بَيْنَهُ الْمَوْتُ
الَّذِيْ جَعَلْتَهُ عَلٰى
عِبَادِكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا
فَاَخْرِجْنِيْ مِنْ قَبْرِى
مُوْتِرًا كَفَيْتَنِيْ شَاهِرًا
سَيِّفِيْ مُجَرِّدًا قَتَلَتْنِيْ
مُلْكِيَّ اَدْعُوْةَ الدَّاعِي
فِي الْحَاظِرِ وَالْبَادِي

خدا یا اگر ان کے ظہور اور میرے
درمیان وہ موت ہے جس کو تو نے
لازم و ضروری قرار دیا ہے تو خدا یا!
ان کے ظہور کے وقت مجھے میری
قبر سے اس حال میں زندہ کرنا،
کفن پر دوش، شمشیر بکف ہوں
نیزہ ہدست ہوں پکارنے والے کی
آواز پر لپک کہہ رہا ہوں چاہے
شہر میں ہوں تو او دیہات میں۔

دعائے عہد

خط و کتابت کا بندہ

ایسوی ایشن آف امام مہدیؑ

پوسٹ بکس نمبر ۱۹۸۴۲، ممبئی ۵۰

کی یعنی یہ جسم مادی دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ روایتوں میں جن افسردگی رجعت کا تذکرہ کیا گیا ہے اختصار کے منظر بعض کا تذکرہ کرتے ہیں:

(۱) رسول اللہ ﷺ اور آل رسول ﷺ کی رجعت

☆ ابو خالد کاہلی نے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے اس آیت کریمہ:

إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَأْدُكَ إِلَىٰ مَعَادٍ
قَالَ يَرْجِعُ إِلَيْكُمْ نَبِيُّكُمْ ﷺ وَ
أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ وَالْأَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
جس نے یہ آپ پر قرآن کریم نازل کیا ہے۔ آپ کو واپس
آنے کی جگہ واپس لائے گا۔

☆ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا:

تمہارے نبی اکرم ﷺ، امیر المؤمنین علیہ السلام اور ائمہ علیہم السلام
کی رجعت ہوگی۔

☆ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

۱۔ سورہ قصص، آیہ ۸۵

۲۔ تفسیر قمی، ج ۲، ص ۱۳؛ بحار الانوار، ج ۲۲، ص ۹۹، ج ۵۳

۴۰

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَعَلِيًّا ﷺ سَيَرْجِعَانِ،
یعنی حضرت رسول خدا ﷺ اور حضرت علی علیہ السلام کی
رجعت ہوگی۔

☆ معلیٰ بن خنیس نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی
ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

أَوَّلُ مَنْ يَرْجِعُ إِلَى الدُّنْيَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ
عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ۝

سب سے پہلے حضرت امام حسین علیہ السلام کی اس دنیا میں
رجعت ہوگی۔

(۲) انبیاء اور اوصیاء علیہم السلام کی رجعت

☆ جمیل بن دراج نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت
کے بارے میں دریافت کیا

إِنَّا لَنَنْتَظِرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ
الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ ۝

۱۔ بحار الانوار، ج ۵۳، ص ۳۹، ج ۲

۲۔ مختصر بصائر الدرجات، ص ۲۴؛ بحار الانوار، ج ۵۳، ص ۴۶، ج ۱۹

۴۱

یعنی ہم اپنے رسولوں کی اور صاحبان ایمان کی اس
زندگانی دنیا میں اور روز قیامت ضرور بالضرور مدد کریں
گے۔

قَالَ ذَٰلِكَ وَاللَّهُ فِي الرَّجْعَةِ، أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ أَنْبِيَاءَ
كَثِيرَةً لَّمْ يُنْصَرُوا فِي الدُّنْيَا، وَقُتِلُوا وَالْأَئِمَّةُ
بَعْدَهُمْ قُتِلُوا، وَلَمْ يُنْصَرُوا ذَٰلِكَ فِي الرَّجْعَةِ ۝
فرمایا خدا کی قسم یہ رجعت کے وقت ہوگا کیا تم کو
نہیں معلوم اس دنیا میں اکثر انبیاء کی نصرت و مدد نہیں کی
گئی بلکہ ان کو قتل کیا گیا اسی طرح ان کے بعد کے
اماموں کو بھی قتل کیا گیا اور ان کی نصرت و مدد نہیں کی
گئی۔ اب یہ کام رجعت میں ہوگا۔

یعنی انبیاء اور اوصیاء علیہم السلام رجعت کے وقت دوبارہ زندہ کئے جائیں
گے نہ صرف دوبارہ زندہ کئے جائیں گے بلکہ ان کی نصرت و مدد بھی کی جائے
گی اس آیت میں دو جگہ خدا نے نصرت و مدد کا وعدہ کیا ہے ایک اس دنیا
میں۔ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا۔ اس زندگانی دنیا میں اور دوسرے۔ يَوْمَ
يَقُومُ الْأَشْهَادُ۔ جس دن گواہوں کو اٹھایا جائے گا یعنی روز قیامت۔

۱۔ سورہ مؤمن، آیہ ۵۱، تفسیر قمی، ج ۲، ص ۵۸؛ بحار الانوار، ج ۵۳، ص ۶۵، ج ۵۷

۴۲

قیامت کا وعدہ تو روز قیامت میں پورا ہوگا پہلے اس دنیا کا وعدہ تو پورا ہو۔ چونکہ
خداوند عالم ہرگز وعدہ خلاف نہیں ہے لہذا قیامت سے پہلے اس دنیا میں انبیاء
اور رسولوں سے کیا ہوا وعدہ ضرور بالضرور پورا کرے گا اس وعدہ وفائی کے
لئے رجعت ضروری ہے۔

☆ عبد اللہ بن مسکان نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے قرآن
کریم کی اس آیت کے بارے میں دریافت کیا:

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْنَاكُمْ مِنْ
كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا
مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ ۝

اور جب خداوند عالم نے انبیاء سے یہ عہد و پیمان لیا تم کو ہم
نے جو کتاب اور حکمت عطا کی ہے پھر تمہارے پاس ایک
رسول ﷺ آئے جو تمہارے پاس موجود چیزوں کی
تصدیق کرے۔ تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور
بالضرور اس کی مدد کرنا۔

قَالَ: مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا مِنْ لَدُنْ آخَرٍ إِلَّا وَ
يَرْجِعُ إِلَى الدُّنْيَا فَيَنْتَظِرُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ قَوْلُهُ

۱۔ سورہ آل عمران، آیہ ۸۱

۴۳

باب الاعتقاد

فی الرجعة

قال الشيخ ابو جعفر اعتقادنا في
الرجعة انها حق وقد قال الله
عز وجل في كتابه العزيز الم
ترالى الذين خرجوا من ديارهم
وهم الوف حذر الموت فقال
لهم الله موتوا ثم احياهم

اٹھارھواں باب

رجعت کے متعلق عقیدہ

جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ رجعت کے متعلق
ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ وہ برحق ہے جیسا کہ خداوند عالم
اپنی کتاب عزیز میں فرماتا ہے: کیا تم نے ان لوگوں کی
طرف نہیں دیکھا جو ہزاروں کی تعداد میں تھے اور موت کے
ڈر سے اپنے گھروں سے نکل پڑے۔ خدا نے انہیں حکم دیا کہ
تم مرجاؤ (جب وہ مر چکے تو) پھر انہیں زندہ کیا (بقرہ: ۲۴۳)

اٹھارھواں باب

عقیدہ رجعت کا بیان

اگرچہ حضرت مصنف علام نے رجعت کے موضوع پر اس قدر جامع تبصرہ فرما دیا ہے جو ایک
چشم بصیرت رکھنے والے طالب حق کے لیے کافی و وافی ہے لیکن مومنین کی مزید جلائے ایمان کی
خاطر اس کی بعض تفصیل ذکر کی جاتی ہیں اور اس بارے میں حضرات مشکلیں کے شکوک و شبہات
زائل کر کے ان کی تسکین قلب کی بھی کوشش کی جاتی ہے۔

مفہوم رجعت کی تعیین اور اس کا ضروریات مذہب سے ہونا

رجعت کا مطلب یہ ہے کہ جب حضرت امام عصر علیہ السلام نے فرجہ کا ظہور السرور ہوگا تو اس
وقت جناب رسول خدا ﷺ، بعض دیگر انبیاء علیہم السلام، تمام بالبعض ائمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم
جمعین، کامل مومنین اور بعض کفار و منافقین بھی دوبارہ دار دنیا میں بھیجے جائیں گے تاکہ اہل بیت نبوت
دنیا میں شہنشاہی کر سکیں۔ اور انبیاء و ائمہ کے ظالموں اور قاتلوں سے اخروی عذاب و عقاب سے پہلے
انتقام لیا جاسکے۔ چنانچہ ارشاد قدرت ہے:

وَلَنَذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَى دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ (سورة السجدة: ۲۱)

ہم ان لوگوں کو بڑے عذاب سے قبل چھوٹے عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

سب سے پہلے امام مہدی کی بیعت حضور کریں گے اور بعد میں حضرت علیؑ

امام محمد باقرؑ سے نعمانی روایت کرتا ہے کہ جب قائم آل محمد یعنی امام مہدی تشریف لائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کے ذریعہ ان کی مدد کرے گا اور سب سے پہلے ان کی بیعت حضور کریں گے اور ان کے بعد حضرت علی المرتضیٰؑ

شیخ طوسی و نعمانی نے امام رضاؑ سے روایت کی ہے کہ امام مہدی کے ظہور کی علامات میں سے ایک یہ ہوگئی کہ وہ ننگے جسم سورج کی ٹکیہ کے سامنے تشریف لائیں گے اور ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ یہ امیر المؤمنین ہیں اور اس لیے تشریف لائے ہیں تاکہ ظلم کرنے والوں کو ہلاک کریں

حق الیقین ص ۵۵۶

وقت قیام قائم آل محمد ﷺ بشود در جمادی الآخر و ده روز از ماه رجب بارانی پیارد کہ خلاق مثل آن را ندیده باشند، پس برویاند خدا به آن باران گوشتهای مؤمنان و بدنهای ایشان را در قبرهای ایشان و گویا نظر می کند به سوی ایشان کہ آیند از جانب قبیله جہنہ و خاک قبر را از سرهای خود افشانند^(۱).

و ایضاً از آن حضرت روایت کرده است کہ: بیرون می آید با قائم از پشت کوفہ یعنی نجف اشرف بیست و هفت نفر با یازده نفر از قوم موسی از آنها کہ حق تعالی فرمودہ است کہ: «ہدایت می کردند بہ حق و بہ حق عدالت می کردند»^(۲) و هفت نفر از اصحاب کھف و یوشع بن نون و سلمان و ابوذر و جابر انصاری و مقداد و مالک اشتر، پس در پیش روی آن حضرت خواهند بود و یاوران و حاکمان او خواهند بود^(۳).
و عیاشی نیز این حدیث را روایت کرده است^(۴).

و نعمانی روایت کردہ است از حضرت امام محمد باقر ﷺ کہ: چون قائم آل محمد ﷺ بیرون آید خدا او را یاری کند بہ ملائکہ، و اول کسی کہ با او بیعت کند محمد باشد و بعد از آن علی^(۵).

و شیخ طوسی و نعمانی از حضرت امام رضا ﷺ روایت کردہ اند کہ: از علامات ظہور

و نعمانی روایت کردہ است از حضرت امام محمد باقر ﷺ کہ: چون قائم آل

محمد ﷺ بیرون آید خدا او را یاری کند بہ ملائکہ، و اول کسی کہ با او بیعت کند محمد باشد و بعد از آن علی^(۵).

و شیخ طوسی و نعمانی از حضرت امام رضا ﷺ روایت کردہ اند کہ: از علامات ظہور حضرت قائم آن است کہ بدن برہنہ در پیش قرص آفتاب ظاہر خواہد شد و منادی ندا خواہد کرد کہ: این امیر المؤمنین است برگشتہ است کہ ظالمان را ہلاک کند^(۶).

حق الیقین

در اعتقادات و معارف اسلامی

باصحیح و استخراج منابع



امام مہدی باطل کو بھگا کر حق کو ظاہر کریں گئے اور حضرت ابو بکرؓ، عمرؓ، فرعون، ہامان ہیں (معاذ اللہ)

امام مہدی کے تشریف لانے کے بعد ہم انہیں ان کے دشمنوں پر غلبہ عطاء کریں گئے تاکہ ان سے بدلہ لے سکیں لہذا ان آیات کی تاویل اسی طرح ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ان اہل بیتؑ پر احسان کریں جن کو زمین میں کمزور کر دیا گیا اور ہم ان کو امام بنائیں اور زمین کا وارث بنائیں کیونکہ زمین کی بادشاہی انہی کے لیے مسلم ہے اور انہیں اقتدار اور زمین پر قدرت عطاء کریں تاکہ باطل کو بھگا کر حق کو ظاہر کریں اور فرعون و ہامان یعنی جناب ابو بکرؓ اور جناب عمرؓ اور ان کے ساتھیوں کو بتلائیں کہ تم وہ لوگ ہو جنہوں نے آل محمد کے حقوق غصب کیے اور انہیں قتل و سزا کے خوف سے ڈراتے رہے

پنهان خواهیم کرد و از فراغتِ زمان خود او را مستور خواهیم گردانید و در رجعت ایشان را بر دشمنان ایشان غالب خواهیم کرد که انتقام خود را از ایشان بکشند.

پس تاویل آیات چنین است: «و می‌خواهیم که منت گذاریم بر آنها که ایشان را

محمد امین
حقی دیوبندی

١. تفسير قمي ٢/ ٦٩.

ضعیف گردانیده‌اند در زمین که اهل بیت رسالت‌اند، و بگردانیم ایشان را امامان و بگردانیم ایشان را وارثان زمین که پادشاهی روی زمین برای ایشان مسلم گردد، و تمکّن و اقتدار بدهیم ایشان را در زمین که باطل را براندازند و حق را ظاهر گردانند، و بنمائیم به فرعون و هامان (یعنی ابا بکر و عمر) و لشکرهاى ایشان، و اینهايند که غصب حقّ آل محمد کردند: **(مِنْهُمْ)** یعنی از آل محمد آنچه حذر مى‌کردند از کشتن و عذاب.»

ضعیف گردانیده‌اند در زمین که اهل بیت رسالت‌اند، و بگردانیم ایشان را امامان و بگردانیم ایشان را وارثان زمین که پادشاهی روی زمین برای ایشان مسلم گردد، و تمکّن و اقتدار بدهیم ایشان را در زمین که باطل را براندازند و حق را ظاهر گردانند، و بنمائیم به فرعون و هامان (یعنی ابابکر و عمر) و لشکرهاى ایشان، و اینهايند که غصب حقّ آل محمد کردند: ﴿يُنْهَكُ﴾ يعنى از آل محمد آنچه حذر مى‌کردند از كشتن و عذاب.»

و همچنین حضرت امام حسین علیه السلام و اصحاب او را زنده کنند و کشتندگان ایشان را نیز زنده کنند تا انتقام از ایشان بکشند، چنانکه قطب راوندی و دیگران از جابر از امام محمد باقر علیه السلام روایت کرده است که: حضرت امام حسین علیه السلام در صحرای کربلا پیش از شهادت فرمود که: جدّم رسول خدا صلی الله علیه و آله به من گفت که: ای فرزندان! تو را به سوی عراق خواهند برد در زمینی که بیغیران و اوصیای ایشان در آنجا ملاقات یکدیگر کرده اند یا خواهند

حق المقتدين

در اعتقادات و معارف اسلامی

ما یصح و استخراج منابع

علامہ محمد باق محسبی

مسلمان شیعوں کے بارہویں امام پر کیوں لعنت کرتے ہیں

یہ میرے جد بزرگ رسول ﷺ کی قبر ہے لوگ کہیں گے ہاں اے محمد و آل محمد حضرت پھر فرمائیں گے یہ کون ہیں جو ان کے پاس دفن کئے گئے ہیں لوگ کہیں گے کہ ان کے مصاحب اور ہخواب **خلیفہ اول و دوم** ہیں حضرت لوگوں کے سامنے مصلحت پوچھیں گے کہ اول کون ہیں اور دوم کون ہیں اور کس سبب سے تمام خلافت میں سے ان کو میرے جد کے پاس دفن کیا گیا ممکن ہے کوئی دوسرے ہوں جو اس جگہ دفن کئے گئے ہوں لوگ کہیں گے اے محمد و آل محمد ان کے سوا کوئی اس جگہ نہیں دفن ہوا ہے ان کو اس لیے اس جگہ دفن کیا گیا کہ رسول ﷺ کے خلیفہ اور ان کی بیویوں کے باپ تھے۔۔۔۔۔ پھر تین روز کے بعد حکم دیں گے دیوار کو توڑ دو اور دونوں کو قبر سے باہر نکالو غرض دونوں کو تازہ بدن کے ساتھ اسی شکل و صورت سے جو رکھتے ہوں گے باہر نکالیں گے پھر حضرت فرمائیں گے ان کے کفن علیحدہ کر دیئے جائیں تو ان کے کفن کھنچ لیے جائیں گے پھر ان کو ایک خشک درخت پر لٹکا دیں گے

اس وقت امتحان خلق کے لیے وہ درخت سبز ہو جائے گا

ملا باقر مجلسی حق الیقین جلد 2 صفحہ 34

وہ اپنے جد بزرگوار کی قبر کے پاس پہنچیں گے تو کہیں گے اے لوگو! یہ میرے جد بزرگوار رسول خدا کی قبر ہے۔ لوگ کہیں گے کہ ہاں اے ہمدانی آل محمد حضرت پھر فرمائیں گے کہ یہ کون ہیں جو ان کے پاس دفن کئے گئے ہیں۔ لوگ کہیں گے کہ ان کے مصاحب اور ہخواب **خلیفہ اول و دوم** ہیں۔ حضرت لوگوں کے سامنے مصلحت پوچھیں گے کہ اول کون ہیں اور دوم کون ہیں اور کس سبب سے تمام خلافت میں سے ان کو میرے جد کے پاس دفن کیا گیا ممکن ہے کوئی دوسرے ہوں جو اس جگہ دفن کئے گئے ہوں۔ لوگ کہیں گے کہ اے ہمدانی آل محمد ان کے سوا کوئی اس جگہ نہیں دفن ہوا ہے۔ ان کو اس لیے اس جگہ دفن کیا گیا ہے کہ رسول خدا کے خلیفہ اور ان کی بیویوں کے باپ تھے۔ تو حضرت فرمائیں گے کیا کوئی ہے جو اگر ان کو دیکھے تو پہچان لے، لوگ کہیں گے کہ ہاں ہم ان کے اوصاف سے پہچان لیں گے۔ پھر حضرت فرمائیں گے کہ آیا کوئی ہے جس کو کچھ شک ہو کہ وہ اسی جگہ دفن ہوئے ہیں لوگ کہیں گے کہ نہیں کسی کو اس میں شک نہیں۔ پھر تین روز کے بعد حکم دیں گے کہ دیوار کو توڑ دو اور دونوں کو قبر سے باہر نکالو۔ غرض دونوں کو تازہ بدن کے ساتھ اسی شکل و صورت سے جو رکھتے ہوئے باہر نکالیں گے۔ پھر حضرت فرمائیں گے کہ ان کے کفن علیحدہ کر دیئے جائیں تو ان کے کفن کھنچ لیے جائیں گے۔ پھر ان کو ایک خشک درخت پر لٹکا دیں گے۔ اس وقت امتحان خلق کے لیے وہ درخت سبز ہو جائے گا۔ اس میں شاخیں بلند ہوں گی پتیاں نکل آئیں گی۔ اس وقت وہ گروہ جو ان کی محبت رکھتا تھا کھڑے گا کہ یہ ہے خدا کی قسم شرف و بزرگی اور ہم ان کی محبت میں کامیاب ہوئے۔ جب یہ خبر منتشر ہوگی تو جس کے دل میں لڑائی کے برابر ان کی محبت ہوگی وہاں حاضر ہوگا۔ اس وقت حضرت قائمؑ ہمارے مانع سے محنا و ہزنا دے گا کہ جو شخص رسول

حق الیقین

در اعتقادات و معارف اسلامی

تصحیح و استخراج منابع

ShahZad

علامہ محمد باقر مجلسی

مسلمان شیعوں کے بارہویں امام پر کیوں لعنت کرتے ہیں

اور ابن بابویہ اور برقی نے بسند معتبر امام باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت قائم آل محمد ظاہر ہوں گے تو وہ عائشہؓ کو زندہ کریں گے اور اُن پر حد جاری کریں گے اور جناب فاطمہؓ کا انتقام لیں گے

ملا باقر مجلسی حیات القلوب جلد 2 صفحہ 901، بحوالہ النور جلد 12 صفحہ 626، حق الیقین جلد 2 صفحہ 18

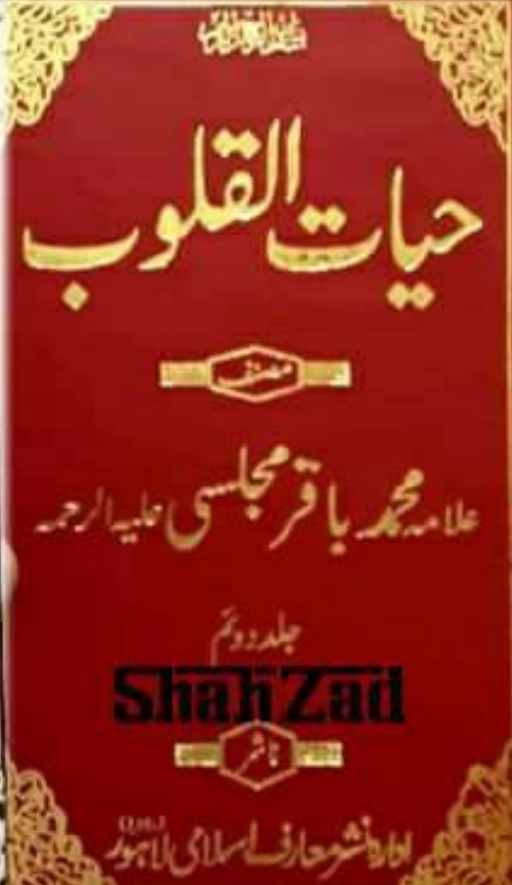
پچھنوال باب حضرت عائشہ وخصمہ کے حالات

۹۰۱

ترجمہ حیات القلوب جلد دوم

شیخ طوسی و سید ابن طاووس نے بسند معتبر حضرت امیر المومنین سے روایت کی ہے۔ وہ حضرت فرماتے ہیں کہ ایک روز میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ابو بکر و عمر و اہل موجود تھے۔ میں بھی آنحضرتؐ کے اور عائشہؓ کے درمیان بیٹھ گیا۔ عائشہؓ نے کہا میری اور آنحضرتؐ کی گود کے سوا کہیں اور جگہ نہ تھی۔ حضرتؐ نے فرمایا خاموش اسے عائشہؓ علیؓ کے بارے میں مجھے اذیت مت دو۔ بے شبہ وہ آخرت میں میرا بھائی ہے اور مومنوں کا امیر ہے۔ حق تعالیٰ اس کو روز قیامت صراط پر بٹھائے گا اور وہ اپنے دوستوں کو بہشت میں اور دشمنوں کو دوزخ میں داخل کریں گے۔

ابن بابویہ نے بسند معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ تین اشخاص میں جنہوں نے جناب رسول خداؐ پر جھوٹ بہت یا نہا ہے۔ ابوہریرہؓ، انس بن مالک اور عائشہؓ۔ اور ابن بابویہ اور برقی نے بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت قائم آل محمد ظاہر ہوں گے تو وہ عائشہؓ کو زندہ کریں گے اور اُن پر حد جاری کریں گے اور جناب فاطمہؓ کا انتقام لیں گے۔ راوی نے پوچھا میں آپ پر نذاہول اُن پر کس سبب سے حد جاری کریں گے۔ امامؑ نے فرمایا کہ مادہ براہیم پر جو اقرار کی تھی۔ راوی نے پوچھا کہ خود آنحضرتؐ نے اُن پر کیوں نہ حد جاری فرمائی اور خدا نے قائم آل محمد تک ملتوی کیا۔ حضرتؐ نے فرمایا اس لیے کہ حق تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو رحمت بنا کر بھیجا ہے اور حضرت قائم المنتظر کو انتقام لینے کے لیے بھیجے گا۔



شیعوں کا امام مہدی ظاہر ہونے کے بعد حضرت

عائشہؓ پر زنا کی حد جاری کریں گا (معاذ اللہ)

امام باقرؑ فرماتے ہیں کہ جب ہمارے قائم امام مہدی ظاہر ہوں گے تو حضرت عائشہؓ کو زندہ کریں گئے تاکہ ان پر زنا کی حد جاری کریں اور حضرت فاطمہؓ کا ان سے انتقال لیں سکیں

حق الیقین ص ۵۵۳

واحد شیخ کئی روایت کردہ است از دلوہ رقمی کہ گفت: یہ خدمت حضرت امام جعفر صادقؑ عرض کردم کہ: من پر شدہ ام و استخوانہایم باریک شدہ است و می خواہم ختم اعمال من بہ آن باشد کہ در راہ شما کشتہ شوم، حضرت فرمود کہ: چارہ ای از این نیست، اگر در این وقت نشوہ در رجعت خواہد شد^(۱).

و شیخ حسن بن سلیمان از کتاب خطبہ امیرالمؤمنینؑ خطبہای طولانی از آن حضرت روایت کردہ است و در عرض آن خطبہ فرمود کہ: ضبط نمی کند احادیث ما را مگر قلعه های حصین یا سپہ های امین یا طفلای متین زین، پس فرمود: ای عجب و کمال عجب از آنچه واقع خواہد شد در میان ماہ جمادی و رجب، پس مردی از شرطہ القمیس پرسید کہ: این چه عجب است کہ مکرر می فرماید؟ حضرت فرمود: چون عجب نکتم از آنکہ مردہ ای چند زندہ خواہد شد و ششبر بر سر زندہ ہا خواہند زد؟ و یہ حق خداوند، کہ حنہ، اشکاتہ، گناہ، ابر، آہ، دہ، خلاصہ، اخلتہ، فہ نہ است گویا گذشتہ

و این بابویہ در علل الشرایع روایت کردہ است از حضرت امام محمد باقرؑ کہ: چون قائم ما ظاہر شود عایشہ را زندہ کند تا بر او حد بزند و انتقام فاطمہ را از او بکشد^(۲).

فرجہ

و این بابویہ در علل الشرایع روایت کردہ است از حضرت امام محمد باقرؑ کہ: چون قائم ما ظاہر شود عایشہ را زندہ کند تا بر او حد بزند و انتقام فاطمہ را از او بکشد^(۳).

و شیخ مفید در ارشاد از حضرت امام جعفر صادقؑ روایت کردہ است کہ: چون

۱. رجال کتب، ۴: ۱۷۰.

۲. مختصر معارف القمیان، ۱۱۸.

۳. سورۃ المستحکم، ۱۴.

محمد بن عبد اللہ
محمد بن عبد اللہ

حق الیقین

باب ۱۰

علامہ محمد باقر مجلسی

کے درمیان واقع ہوگا اُس پر کس قدر تعجب ہوگا بالکل تعجب ہے۔ یہ سن کر ایک مرد شہر انھیں نے پوچھا کہ کیا تعجب ہے جو آپ فرماتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ تعجب نہ کروں اس سے کہ چند ٹرفے زلفہ ہوں گے اور طوار زلفوں کے سروں پر ماریں گے۔ اُس خدا کی قسم جس نے دانہ کو شکاف کیا اور سبزہ باہر نکالا اور علاقہ کو پیدا کیا گویا میں دیکھتا ہوں کہ وہ لوگ کڑوے کے بازوؤں میں پھلتے ہیں اور برہنہ شمشیری اپنے کانوں پر رکھے ہوئے ہیں اور خدا اور رسول اور مومنوں کے دشمنوں کے سروں پر مارتے ہیں۔ یہ ہے اُس آیت کے معنی جو خدا نے فرمایا ہے کہ یا ایہا الذین آمنوا لا تقولوا قوما غضب اللہ علیہم قد یسلوا من الآخرہ کما یسلونکم من احصاب القبور۔ اے مومنو! اُس قوم سے دوستی مت کرو جن پر خدا نے غضب فرمایا ہے۔ بیشک وہ لوگ آخرت سے ناامید ہو گئے ہیں جس طرح اہل قبور میں گناہ رانا امید ہو گئے ہیں۔

ابن ابی ریحہ نے محل الشرائع میں روایت کی ہے کہ حضرت امام محمد باقر نے فرمایا کہ جب ہمارے قائم علی ہر ہوگا عاتشہ کو زلفہ کرے گا تاکہ اُس پر حد جاری کرے اور عتاب کا ظور کا انتقام لے اور شیخ مفید نے ارشاد میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب آل محمد کے قائم کا قیام ماہ جمادی الاخریٰ ہوگا۔ اور جب کے دس روز میں ایسی بارش ہوگی کہ دنیا والوں نے کبھی نہ دیکھی ہوگی۔ پھر خداوند بزرگ و برتر اُس بارش سے مومنین کے گوشت اور بدن کو ان کی قبروں میں پیدا کرے گا۔ گویا میں ان کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ قبیلہ بنی ہاشم کی جانب سے نکلیں قبر اپنے سروں سے بھاڑتے ہوئے آ رہے ہیں۔ نیز انہیں حضرت سے روایت کی ہے کہ حضرت قائم کے ساتھ پشت کو ذی عین نبی خیرت سے متاثر ہیں اور حضرت موسیٰ کی قوم سے چند افراد ان میں سے جن کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ حق کے ساتھ ہدایت کرتے تھے۔ اور حق کے ساتھ عدالت کرتے تھے اور سات افراد اصحاب کسف سے اور ریشہ بنی نون اور سلمان اور جابر بن عبد اللہ انصاری اور مقداد اور ناکب اشتر آئیں گے اور یہ تمام غلامانِ خدا ان حضرت کے ساتھ ہوں گے اور آپ کے مددگار اور حاکم معین ہوں گے اور آپ کی جانب سے حاکم ہوں گے۔ عیاشی نے بھی اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔ اور نعمانی نے روایت کی ہے کہ حضرت امام محمد باقر نے فرمایا۔ جب قائم آل محمد علیہم السلام ظاہر ہوں گے۔ خدا ان کی ملا کرے مدد کرے گا اور سب سے پہلے جو شخص ان کی بیعت کرے گا وہ محمد ہوں گے ان کے بعد علی ہوں گے۔

(کیونکہ وہ امام۔ امام زمانہ ہوں گے)۔ اور شیخ طوسی اور نعمانی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت قائم کے ظور کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ ہے کہ حضرت برہنہ بدن قرص آفتاب کے سامنے ظاہر

اُردو ترجمہ حق الیقین جلد دوم

مصنفہ

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

جناب سید بشارت حسین صاحب

ناشر

مجلس علمی اسلامی

(پاکستان)

بِحِجَارِ الْآخِرَةِ

۱۲

دَرِخَالَات

جَیْزِ اِمَامِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ

اَخِرُ الزَّمَانِ عَلَيْهِ السَّلَام

تَارِخِ اَنْسُو

مَحْفُوظَاتُکِ شَیْخِی

مَحْفُوظَاتُکِ

Tel: 4104286- 4917823 Fax: 4104286

E-mail: anisco@cyber.net.pk

MBA

اُسی جگہ غسل کیا اور وہ بہترین خطہ ہے جہاں سے حضرت رسول خداؐ نے معراج پائی اور اُنہما
 خیر و رحمت اُس جگہ ہمارے شیعوں کے لیے مہیا ہے۔ یہاں تک کہ حضرت قائم ظاہر ہوں غسل نے
 کہا اے میرے سید! پھر صاحب الامر دوبارہ کہاں متوجہ ہوں گے۔ فرمایا کہ میرے جد رسول خداؐ کے
 مہینہ کی جانب جب وہاں پہنچیں گے تو ان سے امر عجیب ظاہر ہوگا جو مومنین کی مُسرت شادمانی
 کا اور کافروں کی ذلت و خواری کا باعث ہوگا۔ مفضل نے پوچھا کہ وہ کون سا امر ہے۔ فرمایا کہ جب
 وہ اپنے جد بزرگوار کی قبر کے پاس پہنچیں گے تو کہیں گے اے لوگو! یہ میرے جد بزرگوار رسول خداؐ
 کی قبر ہے۔ لوگ کہیں گے کہ ہاں اے ہمدی آل محمدؐ حضرت پھر فرمائیں گے کہ یہ کون ہیں جو ان
 کے پاس دفن کئے گئے ہیں۔ لوگ کہیں گے کہ ان کے مصاحب اور بھو اب خلیفہ اول و دوم
 ہیں۔ حضرت لوگوں کے سامنے مصلحت پوچھیں گے کہ اول کون ہیں اور دوم کون ہیں اور کون
 سے تمام خلافت میں سے ان کو میرے جد کے پاس دفن کیا گیا۔ ممکن ہے کوئی دوسرے ہوں جو
 اس جگہ دفن کئے گئے ہوں۔ لوگ کہیں گے کہ اے ہمدی آل محمدؐ ان کے سوا کوئی اس جگہ نہیں
 دفن ہوا ہے۔ ان کو اس لیے اس جگہ دفن کیا گیا ہے کہ رسول خداؐ کے خلیفہ اور ان کی بیویوں کے
 باپ تھے۔ تو حضرت فرمائیں گے کیا کوئی ہے جو اگر ان کو دیکھے تو پہچان لے، لوگ کہیں گے کہ ہاں
 ہم ان کے اوصاف سے پہچان لیں گے۔ پھر حضرت فرمائیں گے کہ آیا کوئی ہے جس کو کچھ شک ہو
 کہ وہ اسی جگہ دفن ہوئے ہیں لوگ کہیں گے کہ نہیں کسی کو اس میں شک نہیں۔ پھر تین روز کے
 بعد حکم دیں گے کہ دیوار کو توڑ دو اور دونوں کو قبر سے باہر نکالو۔ غرض دونوں کو تازہ بدن کے ساتھ
 اُسی شکل و صورت سے جو نکلتے ہوئے باہر نکالیں گے۔ پھر حضرت فرمائیں گے کہ ان کے کفن علیحدہ کر دے جائیں
 تو ان کے کفن کھینچ لیے جائیں گے پھر ان کو ایک خشک درخت پر لٹکا دیں گے۔ اُس وقت
 امتحان غلوں کے لیے وہ درخت سبز ہو جائے گا۔ اُس میں شاخیں بلند ہوں گی پتیاں نکل آئیں گی۔
 اُس وقت وہ گروہ جو ان کی محبت رکھتا تھا کہے گا کہ یہ ہے خدا کی قسم شرف و بزرگی اور ہم ان
 کی محبت میں کامیاب ہوئے۔ جب یہ خبر منقشر ہوگی تو جس کے دل میں رائی کے برابر ان کی محبت
 ہوگی وہاں حاضر ہوگا۔ اُس وقت حضرت قائمؑ کی جانب سے منادی ندا دے گا کہ جو شخص رسول
 خداؐ کے ان دونوں مصاحبوں کو دوست رکھتا ہو، لوگوں کے درمیان سے علیحدہ ہو کر ایک
 طرف کھڑا ہو جائے۔ اُس وقت مزاں لایا جائے گا۔

کے درمیان واقع ہوگا اُس پر کس قدر تعجب بلکہ بالکل تعجب ہے۔ یہ سن کر ایک مرد شہر انہیں نے
پوچھا کہ کیا تعجب ہے جو آپ فرماتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ تعجب نہ کروں اس سے کہ چند
مردے زندہ ہوں گے اور تلوار زندوں کے سروں پر ماریں گے۔ اُس خدا کی قسم جس نے دانہ کو
ترکافہ کیا اور سبزہ باہر نکالا اور خلّاق کو پیدا کیا گویا میں دیکھتا ہوں کہ وہ لوگ کوفہ کے بازاروں
میں چلتے ہیں اور برہنہ شمشیریں اپنے کاندھوں پر رکھے ہوئے ہیں اور خدا اور رسول اور مومنوں
کے دشمنوں کے سروں پر مارتے ہیں۔ یہ ہے اُس آیت کے معنی جو خدا نے فرمایا ہے کہ یا
ایہا الذین امنوا لا تقولوا قوما غضب اللہ علیہم قد یلیسوا من الآخرۃ کہایس الکفار
من اصحاب القبور۔ اے مومنو! اُس قوم سے دوستی مت کرو جن پر خدا نے غضب فرمایا
ہے۔ بیشک وہ لوگ آخرت سے ناامید ہو گئے ہیں جس طرح اہل قبور میں کفار ناامید ہو گئے ہیں۔

ابن بابویہ نے علل الشرائع میں روایت کی ہے کہ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جب ہمارا
قائم ظاہر ہوگا عائشہ کو زندہ کرے گا تا کہ اُس پر حد جاری کرے اور جناب فاطمہؑ کا انتقام لے
اور شیخ مفید نے ارشاد میں حضرت امام صادقؑ علیہ السلام سے روایت کیا کہ جب ہمارا

وہ صاحب زمین ہے جس کے سبب سے زمین ساکن ہوتی ہے۔ میں نے عرض کی یا امیر المومنین بتائیے وہ کون ہے۔ فرمایا کہ اس اُمت کا صدیق اور فاروق ہے اور اس اُمت کا عالم ربانی اور ذوالقرنین ہے۔ میں نے پھر کہا کہ بیان فرمائیے کہ وہ کون ہے۔ فرمایا وہ ہے جس کی شان میں خدا نے فرمایا ہے وِثْلُوه شَاهِدْمَنْهُ اور فرمایا ہے۔ الَّذِیْ عِنْدَکَ عِلْمُ الْکِتَابِ اور فرمایا ہے۔ وَالَّذِیْ جَاءَ بِالصَّدَقِ وَصَدَّقَ بِهِ۔ اُس نے پیغمبر کی اُس وقت تصدیق کی جبکہ سب کافر تھے۔ میں نے عرض کی یا امیر المومنین اُس کا نام بتائیے۔ فرمایا اے ابی الطیفیل خدا کی قسم اگر میرے عام شیعوں کو میرے پاس تم لاؤ جو میری اطاعت کا اقرار کرتے ہیں اور مجھے امیر المومنین کے نام سے یاد کرتے ہیں اور میرے مخالفوں سے میرا جہاد حلال سمجھتے ہیں۔ تو میں اُن میں سے بعض حدیثیں اُن آیتوں کی تاویل میں بیان کروں جو جانتا ہوں۔ وہ آیتیں جن کو خدا نے قرآن میں محمد پر نازل کیا ہے تو یقیناً سوائے اہل حق کے مختصر گروہ کے سب متفرق و پراگندہ ہو جائیں گے کیونکہ ہمارا معاملہ سخت ہے اور ہماری حدیثوں کو تسلیم کرنا دشوار ہے۔ اور سوائے ملک مقرب یا پیغمبر مرسل یا اُس بندہ مومن کے جس کے دل کا امتحان خدا نے لے لیا ہے۔ ان حدیثوں کو کوئی نہ پہچانے گا اور نہ اقرار کرے گا۔ اے ابی الطیفیل جب رسول خدا نے دُنیا سے رحلت فرمائی سب کے سب متفرق، مرتد، پراگندہ اور گمراہ ہو گئے سوائے اُن لوگوں کے جن کو خدا نے ہم اہلبیت کی برکت سے محفوظ رکھا۔

اور منتخب البصائر میں سعد بن عبد اللہ سے اُس نے جابر جعفی سے اُس نے امام جعفر صادق سے روایت کی ہے۔ علیؑ کی زمین میں اُن کے فرزند حسینؑ کے ساتھ رجعت ہوگی۔ وہ حضرت علم لے ہوئے آئیں گے تاکہ بنی امیہ اور معاویہ اور آل معاویہ سے اور ہر اس شخص سے جس نے اُن حضرات سے جنگ کی ہوگی استقام لیں۔ اس وقت خداوند عالم ان کے کوئی دوستوں اور مددگاروں کو اور تمام لوگوں میں سے ستر ہزار اشخاص کو زندہ کرے گا۔ حضرت اُن سے صفین میں پہلی مرتبہ کی طرح ملاقات کریں گے اور سب کو قتل کر دیں گے۔ اُن میں سے کوئی باقی نہ رہے گا۔ کہ کسی کو خبر کر سکے۔ پھر خداوند تعالیٰ بدترین عذاب میں فرعون اور آل فرعون کے ساتھ معذب فرمائے گا۔ پھر دوبارہ امیر المومنین رسول خداؐ کے ساتھ آئیں گے۔ وہ زمین پر غلبہ ہوں گے اور سب ائمہ اطہار اطراف زمین میں آپ کے حامل ہوں گے تاکہ خدا کی عبادت آشکار و ظاہر بظاہر کی جائے جس طرح پہلے پوشیدہ طور سے عبادت کی جاتی تھی اور اُس سے زیادہ عبادت ہوگی۔ اور خداوند عالم اپنے پیغمبر کو تمام اہل دُنیا پر بادشاہی عطا فرمائے گا۔ اُس دن سے جبکہ خدا نے دُنیا کو خلق فرمایا ہے۔ اُس روز تک جبکہ دوسروں کی سلطنت برطرف

مقاتلہ و جنگ کرے۔ جو شخص اس امر کا اعتقاد رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا کہ عثمان مظلوم قتل ہوا تو اس کی ملاقات اللہ سے اس حال میں ہوگی کہ اللہ اس پر غضبناک ہوگا خواہ وہ دجال کے زمانے کو نہ پائے۔ ایک شخص نے عرض کیا، یا امیر المؤمنین! خواہ وہ دجال کے زمانے سے پہلے ہی مر جائے؟ آپ نے فرمایا: ہاں وہ دجال کے زمانے میں دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور قبر سے اٹھایا جائے گا اور وہ دجال پر ایمان لائے گا تو اس کو ذلیل کیا جائے گا۔

(منتخب البیہار)

۹۳) جناب فاطمہ زہرا کا انتقام لیا جائیگا؟

ما جیلویہ نے اپنے چچا سے، انھوں نے برقی سے، انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے محمد بن سیمان سے، انھوں نے داود بن نعمان سے، انھوں نے عبد الرحمن بن قیس سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ مجھ سے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ "أما لو قد قام قائمنا لقد ردت اليه الحيدرا حتى

يجلد لها الحدة وحتى ينتقم لابنة محمد فاطمة ۴ منها"۔ الی آخر ما مرقی باب سيرة ۴، (۱) حق اليقين حميداني بطهران ترجمہ: جب ہمارے امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو حمیرا ان کے پاس لائی جائے گی، وہ اس پر حد جاری کریں گے اور فاطمہ بنت محمد کا اس سے انتقام لیں گے۔۔۔۔۔ وغیرہ وغیرہ۔ (محل الشرائع)

حیات القلوب ج ۱ ص ۹۹ بحوالہ تاریخ دستاویز ص ۳۵۹، حق اليقين للمجلسی ج ۲ ص ۱۸۱

جمادی و رجب میں بارش

عبد الکریم ختمی نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے قال ۴: إذا آن قیام التمام مطر الناس جمادی الآخرة وعشرة أيام من رجب مطرا لم تراخدا لئلا مثله فينبت الله به لحوم المؤمنين وابدانهم في قبورهم، وكأني أنظر اليهم مقبلين من قبل جهنمة، ينقضون شعورهم من التراب۔

آپ نے فرمایا: جب امام قائم علیہ السلام کے ظہور کا وقت آئے گا تو جمادی الآخرة اور ماہ رجب کی دس تاریخ تک ایسی بارش ہوگی کہ ایسی بارش دنیائے کبھی

۱۲۴۰ھ
۱۲۴۱ھ
۱۲۴۲ھ
۱۲۴۳ھ
۱۲۴۴ھ
۱۲۴۵ھ
۱۲۴۶ھ
۱۲۴۷ھ
۱۲۴۸ھ
۱۲۴۹ھ
۱۲۵۰ھ
۱۲۵۱ھ
۱۲۵۲ھ
۱۲۵۳ھ
۱۲۵۴ھ
۱۲۵۵ھ
۱۲۵۶ھ
۱۲۵۷ھ
۱۲۵۸ھ
۱۲۵۹ھ
۱۲۶۰ھ
۱۲۶۱ھ
۱۲۶۲ھ
۱۲۶۳ھ
۱۲۶۴ھ
۱۲۶۵ھ
۱۲۶۶ھ
۱۲۶۷ھ
۱۲۶۸ھ
۱۲۶۹ھ
۱۲۷۰ھ
۱۲۷۱ھ
۱۲۷۲ھ
۱۲۷۳ھ
۱۲۷۴ھ
۱۲۷۵ھ
۱۲۷۶ھ
۱۲۷۷ھ
۱۲۷۸ھ
۱۲۷۹ھ
۱۲۸۰ھ
۱۲۸۱ھ
۱۲۸۲ھ
۱۲۸۳ھ
۱۲۸۴ھ
۱۲۸۵ھ
۱۲۸۶ھ
۱۲۸۷ھ
۱۲۸۸ھ
۱۲۸۹ھ
۱۲۹۰ھ
۱۲۹۱ھ
۱۲۹۲ھ
۱۲۹۳ھ
۱۲۹۴ھ
۱۲۹۵ھ
۱۲۹۶ھ
۱۲۹۷ھ
۱۲۹۸ھ
۱۲۹۹ھ
۱۳۰۰ھ
۱۳۰۱ھ
۱۳۰۲ھ
۱۳۰۳ھ
۱۳۰۴ھ
۱۳۰۵ھ
۱۳۰۶ھ
۱۳۰۷ھ
۱۳۰۸ھ
۱۳۰۹ھ
۱۳۱۰ھ
۱۳۱۱ھ
۱۳۱۲ھ
۱۳۱۳ھ
۱۳۱۴ھ
۱۳۱۵ھ
۱۳۱۶ھ
۱۳۱۷ھ
۱۳۱۸ھ
۱۳۱۹ھ
۱۳۲۰ھ
۱۳۲۱ھ
۱۳۲۲ھ
۱۳۲۳ھ
۱۳۲۴ھ
۱۳۲۵ھ
۱۳۲۶ھ
۱۳۲۷ھ
۱۳۲۸ھ
۱۳۲۹ھ
۱۳۳۰ھ
۱۳۳۱ھ
۱۳۳۲ھ
۱۳۳۳ھ
۱۳۳۴ھ
۱۳۳۵ھ
۱۳۳۶ھ
۱۳۳۷ھ
۱۳۳۸ھ
۱۳۳۹ھ
۱۳۴۰ھ
۱۳۴۱ھ
۱۳۴۲ھ
۱۳۴۳ھ
۱۳۴۴ھ
۱۳۴۵ھ
۱۳۴۶ھ
۱۳۴۷ھ
۱۳۴۸ھ
۱۳۴۹ھ
۱۳۵۰ھ
۱۳۵۱ھ
۱۳۵۲ھ
۱۳۵۳ھ
۱۳۵۴ھ
۱۳۵۵ھ
۱۳۵۶ھ
۱۳۵۷ھ
۱۳۵۸ھ
۱۳۵۹ھ
۱۳۶۰ھ
۱۳۶۱ھ
۱۳۶۲ھ
۱۳۶۳ھ
۱۳۶۴ھ
۱۳۶۵ھ
۱۳۶۶ھ
۱۳۶۷ھ
۱۳۶۸ھ
۱۳۶۹ھ
۱۳۷۰ھ
۱۳۷۱ھ
۱۳۷۲ھ
۱۳۷۳ھ
۱۳۷۴ھ
۱۳۷۵ھ
۱۳۷۶ھ
۱۳۷۷ھ
۱۳۷۸ھ
۱۳۷۹ھ
۱۳۸۰ھ
۱۳۸۱ھ
۱۳۸۲ھ
۱۳۸۳ھ
۱۳۸۴ھ
۱۳۸۵ھ
۱۳۸۶ھ
۱۳۸۷ھ
۱۳۸۸ھ
۱۳۸۹ھ
۱۳۹۰ھ
۱۳۹۱ھ
۱۳۹۲ھ
۱۳۹۳ھ
۱۳۹۴ھ
۱۳۹۵ھ
۱۳۹۶ھ
۱۳۹۷ھ
۱۳۹۸ھ
۱۳۹۹ھ
۱۴۰۰ھ
۱۴۰۱ھ
۱۴۰۲ھ
۱۴۰۳ھ
۱۴۰۴ھ
۱۴۰۵ھ
۱۴۰۶ھ
۱۴۰۷ھ
۱۴۰۸ھ
۱۴۰۹ھ
۱۴۱۰ھ
۱۴۱۱ھ
۱۴۱۲ھ
۱۴۱۳ھ
۱۴۱۴ھ
۱۴۱۵ھ
۱۴۱۶ھ
۱۴۱۷ھ
۱۴۱۸ھ
۱۴۱۹ھ
۱۴۲۰ھ
۱۴۲۱ھ
۱۴۲۲ھ
۱۴۲۳ھ
۱۴۲۴ھ
۱۴۲۵ھ
۱۴۲۶ھ
۱۴۲۷ھ
۱۴۲۸ھ
۱۴۲۹ھ
۱۴۳۰ھ
۱۴۳۱ھ
۱۴۳۲ھ
۱۴۳۳ھ
۱۴۳۴ھ
۱۴۳۵ھ
۱۴۳۶ھ
۱۴۳۷ھ
۱۴۳۸ھ
۱۴۳۹ھ
۱۴۴۰ھ
۱۴۴۱ھ
۱۴۴۲ھ
۱۴۴۳ھ
۱۴۴۴ھ
۱۴۴۵ھ
۱۴۴۶ھ
۱۴۴۷ھ
۱۴۴۸ھ
۱۴۴۹ھ
۱۴۵۰ھ
۱۴۵۱ھ
۱۴۵۲ھ
۱۴۵۳ھ
۱۴۵۴ھ
۱۴۵۵ھ
۱۴۵۶ھ
۱۴۵۷ھ
۱۴۵۸ھ
۱۴۵۹ھ
۱۴۶۰ھ
۱۴۶۱ھ
۱۴۶۲ھ
۱۴۶۳ھ
۱۴۶۴ھ
۱۴۶۵ھ
۱۴۶۶ھ
۱۴۶۷ھ
۱۴۶۸ھ
۱۴۶۹ھ
۱۴۷۰ھ
۱۴۷۱ھ
۱۴۷۲ھ
۱۴۷۳ھ
۱۴۷۴ھ
۱۴۷۵ھ
۱۴۷۶ھ
۱۴۷۷ھ
۱۴۷۸ھ
۱۴۷۹ھ
۱۴۸۰ھ
۱۴۸۱ھ
۱۴۸۲ھ
۱۴۸۳ھ
۱۴۸۴ھ
۱۴۸۵ھ
۱۴۸۶ھ
۱۴۸۷ھ
۱۴۸۸ھ
۱۴۸۹ھ
۱۴۹۰ھ
۱۴۹۱ھ
۱۴۹۲ھ
۱۴۹۳ھ
۱۴۹۴ھ
۱۴۹۵ھ
۱۴۹۶ھ
۱۴۹۷ھ
۱۴۹۸ھ
۱۴۹۹ھ
۱۵۰۰ھ
۱۵۰۱ھ
۱۵۰۲ھ
۱۵۰۳ھ
۱۵۰۴ھ
۱۵۰۵ھ
۱۵۰۶ھ
۱۵۰۷ھ
۱۵۰۸ھ
۱۵۰۹ھ
۱۵۱۰ھ
۱۵۱۱ھ
۱۵۱۲ھ
۱۵۱۳ھ
۱۵۱۴ھ
۱۵۱۵ھ
۱۵۱۶ھ
۱۵۱۷ھ
۱۵۱۸ھ
۱۵۱۹ھ
۱۵۲۰ھ
۱۵۲۱ھ
۱۵۲۲ھ
۱۵۲۳ھ
۱۵۲۴ھ
۱۵۲۵ھ
۱۵۲۶ھ
۱۵۲۷ھ
۱۵۲۸ھ
۱۵۲۹ھ
۱۵۳۰ھ
۱۵۳۱ھ
۱۵۳۲ھ
۱۵۳۳ھ
۱۵۳۴ھ
۱۵۳۵ھ
۱۵۳۶ھ
۱۵۳۷ھ
۱۵۳۸ھ
۱۵۳۹ھ
۱۵۴۰ھ
۱۵۴۱ھ
۱۵۴۲ھ
۱۵۴۳ھ
۱۵۴۴ھ
۱۵۴۵ھ
۱۵۴۶ھ
۱۵۴۷ھ
۱۵۴۸ھ
۱۵۴۹ھ
۱۵۵۰ھ
۱۵۵۱ھ
۱۵۵۲ھ
۱۵۵۳ھ
۱۵۵۴ھ
۱۵۵۵ھ
۱۵۵۶ھ
۱۵۵۷ھ
۱۵۵۸ھ
۱۵۵۹ھ
۱۵۶۰ھ
۱۵۶۱ھ
۱۵۶۲ھ
۱۵۶۳ھ
۱۵۶۴ھ
۱۵۶۵ھ
۱۵۶۶ھ
۱۵۶۷ھ
۱۵۶۸ھ
۱۵۶۹ھ
۱۵۷۰ھ
۱۵۷۱ھ
۱۵۷۲ھ
۱۵۷۳ھ
۱۵۷۴ھ
۱۵۷۵ھ
۱۵۷۶ھ
۱۵۷۷ھ
۱۵۷۸ھ
۱۵۷۹ھ
۱۵۸۰ھ
۱۵۸۱ھ
۱۵۸۲ھ
۱۵۸۳ھ
۱۵۸۴ھ
۱۵۸۵ھ
۱۵۸۶ھ
۱۵۸۷ھ
۱۵۸۸ھ
۱۵۸۹ھ
۱۵۹۰ھ
۱۵۹۱ھ
۱۵۹۲ھ
۱۵۹۳ھ
۱۵۹۴ھ
۱۵۹۵ھ
۱۵۹۶ھ
۱۵۹۷ھ
۱۵۹۸ھ
۱۵۹۹ھ
۱۶۰۰ھ
۱۶۰۱ھ
۱۶۰۲ھ
۱۶۰۳ھ
۱۶۰۴ھ
۱۶۰۵ھ
۱۶۰۶ھ
۱۶۰۷ھ
۱۶۰۸ھ
۱۶۰۹ھ
۱۶۱۰ھ
۱۶۱۱ھ
۱۶۱۲ھ
۱۶۱۳ھ
۱۶۱۴ھ
۱۶۱۵ھ
۱۶۱۶ھ
۱۶۱۷ھ
۱۶۱۸ھ
۱۶۱۹ھ
۱۶۲۰ھ
۱۶۲۱ھ
۱۶۲۲ھ
۱۶۲۳ھ
۱۶۲۴ھ
۱۶۲۵ھ
۱۶۲۶ھ
۱۶۲۷ھ
۱۶۲۸ھ
۱۶۲۹ھ
۱۶۳۰ھ
۱۶۳۱ھ
۱۶۳۲ھ
۱۶۳۳ھ
۱۶۳۴ھ
۱۶۳۵ھ
۱۶۳۶ھ
۱۶۳۷ھ
۱۶۳۸ھ
۱۶۳۹ھ
۱۶۴۰ھ
۱۶۴۱ھ
۱۶۴۲ھ
۱۶۴۳ھ
۱۶۴۴ھ
۱۶۴۵ھ
۱۶۴۶ھ
۱۶۴۷ھ
۱۶۴۸ھ
۱۶۴۹ھ
۱۶۵۰ھ
۱۶۵۱ھ
۱۶۵۲ھ
۱۶۵۳ھ
۱۶۵۴ھ
۱۶۵۵ھ
۱۶۵۶ھ
۱۶۵۷ھ
۱۶۵۸ھ
۱۶۵۹ھ
۱۶۶۰ھ
۱۶۶۱ھ
۱۶۶۲ھ
۱۶۶۳ھ
۱۶۶۴ھ
۱۶۶۵ھ
۱۶۶۶ھ
۱۶۶۷ھ
۱۶۶۸ھ
۱۶۶۹ھ
۱۶۷۰ھ
۱۶۷۱ھ
۱۶۷۲ھ
۱۶۷۳ھ
۱۶۷۴ھ
۱۶۷۵ھ
۱۶۷۶ھ
۱۶۷۷ھ
۱۶۷۸ھ
۱۶۷۹ھ
۱۶۸۰ھ
۱۶۸۱ھ
۱۶۸۲ھ
۱۶۸۳ھ
۱۶۸۴ھ
۱۶۸۵ھ
۱۶۸۶ھ
۱۶۸۷ھ
۱۶۸۸ھ
۱۶۸۹ھ
۱۶۹۰ھ
۱۶۹۱ھ
۱۶۹۲ھ
۱۶۹۳ھ
۱۶۹۴ھ
۱۶۹۵ھ
۱۶۹۶ھ
۱۶۹۷ھ
۱۶۹۸ھ
۱۶۹۹ھ
۱۷۰۰ھ
۱۷۰۱ھ
۱۷۰۲ھ
۱۷۰۳ھ
۱۷۰۴ھ
۱۷۰۵ھ
۱۷۰۶ھ
۱۷۰۷ھ
۱۷۰۸ھ
۱۷۰۹ھ
۱۷۱۰ھ
۱۷۱۱ھ
۱۷۱۲ھ
۱۷۱۳ھ
۱۷۱۴ھ
۱۷۱۵ھ
۱۷۱۶ھ
۱۷۱۷ھ
۱۷۱۸ھ
۱۷۱۹ھ
۱۷۲۰ھ
۱۷۲۱ھ
۱۷۲۲ھ
۱۷۲۳ھ
۱۷۲۴ھ
۱۷۲۵ھ
۱۷۲۶ھ
۱۷۲۷ھ
۱۷۲۸ھ
۱۷۲۹ھ
۱۷۳۰ھ
۱۷۳۱ھ
۱۷۳۲ھ
۱۷۳۳ھ
۱۷۳۴ھ
۱۷۳۵ھ
۱۷۳۶ھ
۱۷۳۷ھ
۱۷۳۸ھ
۱۷۳۹ھ
۱۷۴۰ھ
۱۷۴۱ھ
۱۷۴۲ھ
۱۷۴۳ھ
۱۷۴۴ھ
۱۷۴۵ھ
۱۷۴۶ھ
۱۷۴۷ھ
۱۷۴۸ھ
۱۷۴۹ھ
۱۷۵۰ھ
۱۷۵۱ھ
۱۷۵۲ھ
۱۷۵۳ھ
۱۷۵۴ھ
۱۷۵۵ھ
۱۷۵۶ھ
۱۷۵۷ھ
۱۷۵۸ھ
۱۷۵۹ھ
۱۷۶۰ھ
۱۷۶۱ھ
۱۷۶۲ھ
۱۷۶۳ھ
۱۷۶۴ھ
۱۷۶۵ھ
۱۷۶۶ھ
۱۷۶۷ھ
۱۷۶۸ھ
۱۷۶۹ھ
۱۷۷۰ھ
۱۷۷۱ھ
۱۷۷۲ھ
۱۷۷۳ھ
۱۷۷۴ھ
۱۷۷۵ھ
۱۷۷۶ھ
۱۷۷۷ھ
۱۷۷۸ھ
۱۷۷۹ھ
۱۷۸۰ھ
۱۷۸۱ھ
۱۷۸۲ھ
۱۷۸۳ھ
۱۷۸۴ھ
۱۷۸۵ھ
۱۷۸۶ھ
۱۷۸۷ھ
۱۷۸۸ھ
۱۷۸۹ھ
۱۷۹۰ھ
۱۷۹۱ھ
۱۷۹۲ھ
۱۷۹۳ھ
۱۷۹۴ھ
۱۷۹۵ھ
۱۷۹۶ھ
۱۷۹۷ھ
۱۷۹۸ھ
۱۷۹۹ھ
۱۸۰۰ھ
۱۸۰۱ھ
۱۸۰۲ھ
۱۸۰۳ھ
۱۸۰۴ھ
۱۸۰۵ھ
۱۸۰۶ھ
۱۸۰۷ھ
۱۸۰۸ھ
۱۸۰۹ھ
۱۸۱۰ھ
۱۸۱۱ھ
۱۸۱۲ھ
۱۸۱۳ھ
۱۸۱۴ھ
۱۸۱۵ھ
۱۸۱۶ھ
۱۸۱۷ھ
۱۸۱۸ھ
۱۸۱۹ھ
۱۸۲۰ھ
۱۸۲۱ھ
۱۸۲۲ھ
۱۸۲۳ھ
۱۸۲۴ھ
۱۸۲۵ھ
۱۸۲۶ھ
۱۸۲۷ھ
۱۸۲۸ھ
۱۸۲۹ھ
۱۸۳۰ھ
۱۸۳۱ھ
۱۸۳۲ھ
۱۸۳۳ھ
۱۸۳۴ھ
۱۸۳۵ھ
۱۸۳۶ھ
۱۸۳۷ھ
۱۸۳۸ھ
۱۸۳۹ھ
۱۸۴۰ھ
۱۸۴۱ھ
۱۸۴۲ھ
۱۸۴۳ھ
۱۸۴۴ھ
۱۸۴۵ھ
۱۸۴۶ھ
۱۸۴۷ھ
۱۸۴۸ھ
۱۸۴۹ھ
۱۸۵۰ھ
۱۸۵۱ھ
۱۸۵۲ھ
۱۸۵۳ھ
۱۸۵۴ھ
۱۸۵۵ھ
۱۸۵۶ھ
۱۸۵۷ھ
۱۸۵۸ھ
۱۸۵۹ھ
۱۸۶۰ھ
۱۸۶۱ھ
۱۸۶۲ھ
۱۸۶۳ھ
۱۸۶۴ھ
۱۸۶۵ھ
۱۸۶۶ھ
۱۸۶۷ھ
۱۸۶۸ھ
۱۸۶۹ھ
۱۸۷۰ھ
۱۸۷۱ھ
۱۸۷۲ھ
۱۸۷۳ھ
۱۸۷۴ھ
۱۸۷۵ھ
۱۸۷۶ھ
۱۸۷۷ھ
۱۸۷۸ھ
۱۸۷۹ھ
۱۸۸۰ھ
۱۸۸۱ھ
۱۸۸۲ھ
۱۸۸۳ھ
۱۸۸۴ھ
۱۸۸۵ھ
۱۸۸۶ھ
۱۸۸۷ھ
۱۸۸۸ھ
۱۸۸۹ھ
۱۸۹۰ھ
۱۸۹۱ھ
۱۸۹۲ھ
۱۸۹۳ھ
۱۸۹۴ھ
۱۸۹۵ھ
۱۸۹۶ھ
۱۸۹۷ھ
۱۸۹۸ھ
۱۸۹۹ھ
۱۹۰۰ھ
۱۹۰۱ھ
۱۹۰۲ھ
۱۹۰۳ھ
۱۹۰۴ھ
۱۹۰۵ھ
۱۹۰۶ھ
۱۹۰۷ھ
۱۹۰۸ھ
۱۹۰۹ھ
۱۹۱۰ھ
۱۹۱۱ھ
۱۹۱۲ھ
۱۹۱۳ھ
۱۹۱۴ھ
۱۹۱۵ھ
۱۹۱۶ھ
۱۹۱۷ھ
۱۹۱۸ھ
۱۹۱۹ھ
۱۹۲۰ھ
۱۹۲۱ھ
۱۹۲۲ھ
۱۹۲۳ھ
۱۹۲۴ھ
۱۹۲۵ھ
۱۹۲۶ھ
۱۹۲۷ھ
۱۹۲۸ھ
۱۹۲۹ھ
۱۹۳۰ھ
۱۹۳۱ھ
۱۹۳۲ھ
۱۹۳۳ھ
۱۹۳۴ھ
۱۹۳۵ھ
۱۹۳۶ھ
۱۹۳۷ھ
۱۹۳۸ھ
۱۹۳۹ھ
۱۹۴۰ھ
۱۹۴۱ھ
۱۹۴۲ھ
۱۹۴۳ھ
۱۹۴۴ھ
۱۹۴۵ھ
۱۹۴۶ھ
۱۹۴۷ھ
۱۹۴۸ھ
۱۹۴۹ھ
۱۹۵۰ھ
۱۹۵۱ھ
۱۹۵۲ھ
۱۹۵۳ھ
۱۹۵۴ھ
۱۹۵۵ھ
۱۹۵۶ھ
۱۹۵۷ھ
۱۹۵۸ھ
۱۹۵۹ھ
۱۹۶۰ھ
۱۹۶۱ھ
۱۹۶۲ھ
۱۹۶۳ھ
۱۹۶۴ھ
۱۹۶۵ھ
۱۹۶۶ھ
۱۹۶۷ھ
۱۹۶۸ھ
۱۹۶۹ھ
۱۹۷۰ھ
۱۹۷۱ھ
۱۹۷۲ھ
۱۹۷۳ھ
۱۹۷۴ھ
۱۹۷۵ھ
۱۹۷۶ھ
۱۹۷۷ھ
۱۹۷۸ھ
۱۹۷۹ھ
۱۹۸۰ھ
۱۹۸۱ھ
۱۹۸۲ھ
۱۹۸۳ھ
۱۹۸۴ھ
۱۹۸۵ھ
۱۹۸۶ھ
۱۹۸۷ھ
۱۹۸۸ھ
۱۹۸۹ھ
۱۹۹۰ھ
۱۹۹۱ھ
۱۹۹۲ھ
۱۹۹۳ھ
۱۹۹۴ھ
۱۹۹۵ھ
۱۹۹۶ھ
۱۹۹۷ھ
۱۹۹۸ھ
۱۹۹۹ھ
۲۰۰۰ھ
۲۰۰۱ھ
۲۰۰۲ھ
۲۰۰۳ھ
۲۰۰۴ھ
۲۰۰۵ھ
۲۰۰۶ھ
۲۰۰۷ھ
۲۰۰۸ھ
۲۰۰۹ھ
۲۰۱۰ھ
۲۰۱۱ھ
۲۰۱۲ھ
۲۰۱۳ھ
۲۰۱۴ھ
۲۰۱۵ھ
۲۰۱۶ھ
۲۰۱۷ھ
۲۰۱۸ھ
۲۰۱۹ھ
۲۰۲۰ھ
۲۰۲۱ھ
۲۰۲۲ھ
۲۰۲۳ھ
۲۰۲۴ھ
۲۰۲۵ھ
۲۰۲۶ھ
۲۰۲۷ھ
۲۰۲۸ھ
۲۰۲۹ھ
۲۰۳۰ھ
۲۰۳۱ھ
۲۰۳۲ھ
۲۰۳۳ھ
۲۰۳۴ھ
۲۰۳۵ھ
۲۰۳۶ھ
۲۰۳۷ھ
۲۰۳۸ھ
۲۰۳۹ھ
۲۰۴۰ھ
۲۰۴۱ھ
۲۰۴۲ھ
۲۰۴۳ھ
۲۰۴۴ھ
۲۰۴۵ھ
۲۰۴۶ھ
۲۰۴۷ھ
۲۰۴۸ھ
۲۰۴۹ھ
۲۰۵۰ھ
۲۰۵۱ھ
۲۰۵۲ھ
۲۰۵۳ھ
۲۰۵۴ھ
۲۰۵۵ھ
۲۰۵۶ھ
۲۰۵۷ھ
۲۰۵۸ھ
۲۰۵۹ھ
۲۰۶۰ھ
۲۰۶۱ھ
۲۰۶۲ھ
۲۰۶۳ھ
۲۰۶۴ھ
۲۰۶۵ھ
۲۰۶۶ھ
۲۰۶۷ھ
۲۰۶۸ھ
۲۰۶۹ھ
۲۰۷۰ھ
۲۰۷۱ھ
۲۰۷۲ھ
۲۰۷۳ھ
۲۰۷۴ھ
۲۰۷۵ھ
۲۰۷۶ھ
۲۰۷۷ھ
۲۰۷۸ھ
۲۰۷۹ھ
۲۰۸۰ھ
۲۰۸۱ھ
۲۰۸۲ھ
۲۰۸۳ھ
۲۰۸۴ھ
۲۰۸۵ھ
۲۰۸۶ھ
۲۰۸۷ھ
۲۰۸۸ھ
۲۰۸۹ھ
۲۰۹۰ھ
۲۰۹۱ھ
۲۰۹۲ھ
۲۰۹۳ھ
۲۰۹۴ھ
۲۰۹۵ھ
۲۰۹۶ھ
۲۰۹۷ھ
۲۰۹۸ھ
۲۰۹۹ھ
۲۱۰۰ھ
۲۱۰۱ھ
۲۱۰۲ھ
۲۱۰۳ھ
۲۱۰۴ھ
۲۱۰۵ھ
۲۱۰۶ھ
۲۱۰۷ھ
۲۱۰۸ھ
۲۱۰۹ھ
۲۱۱۰ھ
۲۱۱۱ھ
۲۱۱۲ھ
۲۱۱۳ھ
۲۱۱۴ھ
۲۱۱۵ھ
۲۱۱۶ھ
۲۱۱۷ھ
۲۱۱۸ھ
۲۱۱۹ھ
۲۱۲۰ھ
۲۱۲۱ھ
۲۱۲۲ھ
۲۱۲۳ھ
۲۱۲۴ھ
۲۱۲۵ھ
۲۱۲۶ھ
۲۱۲۷ھ
۲۱۲۸ھ
۲۱۲۹ھ
۲۱۳۰ھ
۲۱۳۱ھ
۲۱۳۲ھ
۲۱۳۳ھ
۲۱۳۴ھ
۲۱۳۵ھ
۲۱۳۶ھ
۲۱۳۷ھ
۲۱۳۸ھ
۲۱۳۹ھ
۲۱۴۰ھ
۲۱۴۱ھ
۲۱۴۲ھ
۲۱۴۳ھ
۲۱۴۴ھ
۲۱۴۵ھ
۲۱۴۶ھ
۲۱۴۷ھ
۲۱۴۸ھ
۲۱۴۹ھ
۲۱۵۰ھ
۲۱۵۱ھ
۲۱۵۲ھ
۲۱۵۳ھ
۲۱۵۴ھ
۲۱۵۵ھ
۲۱۵۶ھ
۲۱۵۷ھ
۲۱۵۸ھ
۲۱۵۹ھ
۲۱۶۰ھ
۲۱۶۱ھ
۲۱۶۲ھ
۲۱۶۳ھ
۲۱۶۴ھ
۲۱۶۵ھ
۲۱۶۶ھ
۲۱۶۷ھ
۲۱۶۸ھ
۲۱۶۹ھ
۲۱۷۰ھ
۲۱۷۱ھ
۲۱۷۲ھ
۲۱۷۳ھ
۲۱۷۴ھ
۲۱۷۵ھ
۲۱۷۶ھ
۲۱۷۷ھ
۲۱۷۸ھ
۲۱۷۹ھ
۲۱۸۰ھ
۲۱۸۱ھ
۲۱۸۲ھ
۲۱۸۳ھ
۲۱۸۴ھ
۲۱۸۵ھ
۲۱۸۶ھ
۲۱۸۷ھ
۲۱۸۸ھ
۲۱۸۹ھ
۲۱۹۰ھ
۲۱۹۱ھ
۲۱۹۲ھ
۲۱۹۳ھ
۲۱۹۴ھ
۲۱۹۵ھ
۲۱۹۶ھ
۲۱۹۷ھ
۲۱۹۸ھ
۲۱۹۹ھ
۲۲۰۰ھ
۲۲۰۱ھ
۲۲۰۲ھ
۲۲۰۳ھ
۲۲۰۴ھ
۲۲۰۵ھ
۲۲۰۶ھ
۲۲۰۷ھ
۲۲۰۸ھ
۲۲۰۹ھ
۲۲۱۰ھ
۲۲۱۱ھ
۲۲۱۲ھ
۲۲۱۳ھ
۲۲۱۴ھ
۲۲۱۵ھ
۲۲۱۶ھ
۲۲۱۷ھ
۲۲۱۸ھ
۲۲۱۹ھ
۲۲۲۰ھ
۲۲۲۱ھ
۲۲۲۲ھ
۲۲۲۳ھ
۲۲۲۴ھ
۲۲۲۵ھ
۲۲۲۶ھ
۲۲۲۷ھ
۲۲۲۸ھ
۲۲۲۹ھ
۲۲۳۰ھ
۲۲۳۱ھ
۲۲۳۲ھ
۲۲۳۳ھ
۲۲۳۴ھ
۲۲۳۵ھ
۲۲۳۶ھ
۲۲۳۷ھ
۲۲۳۸ھ
۲۲۳۹ھ
۲۲۴۰ھ
۲۲۴۱ھ
۲۲۴۲ھ
۲۲۴۳ھ
۲۲۴۴ھ
۲۲۴۵ھ
۲۲۴۶ھ
۲۲۴۷ھ
۲۲۴۸ھ
۲۲۴۹ھ
۲۲۵۰ھ
۲۲۵۱ھ
۲۲۵۲ھ
۲۲۵۳ھ
۲۲۵۴ھ
۲۲۵۵ھ
۲۲۵۶ھ
۲۲۵۷ھ
۲۲۵۸ھ
۲۲۵۹ھ
۲۲۶۰ھ
۲۲۶۱ھ
۲۲۶۲ھ
۲۲۶۳ھ
۲۲۶۴ھ
۲۲۶۵ھ
۲۲۶۶ھ
۲۲۶۷ھ
۲۲۶۸ھ
۲۲۶۹ھ
۲۲۷۰ھ

شیخ طوسی و سید ابن طاووس نے بسند معتبر حضرت امیر المومنین سے روایت کی ہے۔ وہ حضرت فرماتے ہیں کہ ایک روز میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ابو بکر و عمر وہاں موجود تھے۔ میں بھی آنحضرت کے اور عائشہ کے درمیان بیٹھ گیا۔ عائشہ نے کہا میری اور آنحضرت کی گود کے سوا کہیں اور جگہ نہ تھی۔ حضرت نے فرمایا خاموش اسے عائشہ علی کے بارے میں مجھے اذیت مت دو۔ بے شبہ وہ آخرت میں میرا بھائی ہے اور مومنوں کا امیر ہے۔ حق تعالیٰ اس کو روز قیامت صراط پر بھائے گا اور وہ اپنے دوستوں کو بہشت میں اور دشمنوں کو دوزخ میں داخل کریں گے۔

ابن بابویہ نے بسند معتبر حضرت صادق سے روایت کی ہے کہ تین اشخاص ہیں جنہوں نے جناب رسول خدا پر جھوٹ بہت باندھا ہے۔ ابو ہریرہ، انس بن مالک اور عائشہ۔ اور ابن بابویہ اور برقی نے بسند معتبر حضرت امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ جب حضرت قائم آل محمد ظاہر ہوں گے تو وہ عائشہ کو زندہ کریں گے اور ان پر حد جاری کریں گے اور جناب فاطمہ کا انتقام لیں گے۔ راوی نے پوچھا میں آپ پر فدا ہوں ان پر کس سبب سے حد جاری کریں گے۔ امام نے فرمایا کہ مادرِ براہیم پر جو افترا کی تھی۔ راوی نے پوچھا کہ خود آنحضرت نے ان پر کیوں نہ حد جاری فرمائی اور خدا نے قائم آل محمد تک ملتی کیا۔ حضرت نے فرمایا اس لیے کہ حق تعالیٰ نے آنحضرت کو رحمت بنا کر بھیجا ہے اور حضرت قائم المنتظر کو انتقام لینے کے لیے بھیجے گا۔

ابو ہریرہ، انس بن مالک اور عائشہ آنحضرت کی طرف بہت غلط حدیں منسوب کی ہیں۔